صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ یکم مارچ 2012ء بمطابق 7 ربیع الثانی 1433ہجری بعد از دوپہر پانچ بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

إِنَّ ٱللَّهَ يَأۡمُرُكُمۡ أَن تُؤَدُّواْ ٱلۡأَمَـٰنَـٰتِ إِلَىٰٓ أَهۡلِهَا وَإِذَا حَكَمۡتُم بَيۡنَ ٱلنَّاسِ أَن تَحۡكُمُواْ بِٱلۡعَدۡلِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ سَمِيعًۢا بَصِيرًا O يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَأَطِيعُواْ ٱلرَّسُولَ وَأُوْلِى ٱلۡأَمۡرِ مِنكُمۡ ۖ فَإِن تَنَـٰزَعۡتُمۡ فِى شَىۡءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى ٱللَّهِ وَٱلرَّسُولِ إِن كُنتُمۡ تُؤۡمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلۡيَوۡمِ ٱلۡأَخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيۡرٌ وَأَحۡسَنُ تَأۡوِيلاً۔

(ترجمہ): خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو خدا تمہیں بہت خوب نصیحت کرتا ہے بے شک خدا سنتا اور دیکھتا ہے۔ مومنو! خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں خدا اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا مآل بھی اچھا ہے۔

وآخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

جناب محمود عالم: پوائنٹ آف آرڈر سر!

جناب سپیکر: ایک منٹ۔۔۔۔۔

جناب محمود عالم: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاؤس 'کمپلیٹ' ہو جائے نا، یہ Formality پوری ہو جائے، ہاؤس 'کمپلیٹ' ہو جائے تو اس کے بعد۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، جن میں ڈاکٹر یاسمین نازلی جسیم صاحبہ اور جناب وجیہہ الزمان صاحب نے 01-03-2012 کیلئے رخصت طلب کی ہے تو Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: 'Panel of Chairmen': In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a 'Panel of Chairmen' for the current session:

1. Mr. Abdul Akbar Khan;
2. Mr. Sikandar Irfan;
3. Dr. Iqbal Din; and
4. Mr. Muhammad Zamin Khan.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: 'Committee on Petitions': In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules 1988, I hereby constitute a 'Committee on Petitions' comprising the following Members under the Chairmanship of Mr. Khushdil Khan Advocate, honorable Deputy Speaker:

1. Mr. Israrullah Khan Gandapur;
2. Mufti Kifayatullah;

3. Mr. Muhammad Zamin Khan;
4. Mr. Ghani Dad Khan;
5. Ms. Shazia Aurangzeb; and
6. Ms. Shahzia Tehmas Khan.

سینیٹ انتخابات

جناب سپیکر: معزز اراکین! میں اس اہم موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سب سے پہلے آپ سب ممبران صاحبان کو اسمبلی کے چار سال مکمل ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (تالیاں) جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس اسمبلی کو سینیٹ کیلئے ممبران کے چناؤ کا دوسرا موقع میسر آیا ہے اور تاریخ اس بات کی گواہی دے گی کہ یہ تیسری اسمبلی ہے جو کہ دوسری دفعہ سینیٹ کے اراکین کے انتخاب کیلئے دستیاب ہے۔ اس سے پہلے سابق وزیر اعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو شہید کے دور میں اراکین نے دو دفعہ اپنی رائے کا اظہار کیا تھا اور دوسری دفعہ گزشتہ دور حکومت، جس میں صوبائی سطح پر متحدہ مجلس عمل برسر اقتدار تھی، نے اپنا حق رائے دہی دو دفعہ استعمال کیا۔ (تالیاں) اللہ کے فضل و کرم سے گزشتہ سینیٹ کے انتخابات انتہائی صاف اور شفاف منعقد کئے گئے تھے اور۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: انشاء اللہ، انشاء اللہ آنے والے سینیٹ کے انتخابات بھی شفاف طریقے سے منعقد ہونگے۔ (تالیاں) اور ہمارے ممبرز صاحبان کے ضمیر اس بات سے مطمئن ہونگے کہ انہوں نے اپنا حق رائے دہی بہتر انداز میں استعمال کیا (تالیاں) اور ابھی قاری صاحب نے ایک بہت سیریس۔۔۔۔۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب! پہ دے باندے چا ھم لا سونہ اونہ پرقول۔

جناب سپیکر: جاوید عباسی کو پتہ نہیں کہ یہ بات بری لگ رہی ہے؟ (تالیاں) جاوید عباسی! پتہ نہیں ایسی سیریس بات کو بھی گپ کے انداز میں آپ لوگ لے رہے ہیں۔ چیئر اس طرف سے ہر ایک کو Judge کر رہا ہے، ایسی بات نہیں ہے۔ مولوی صاحب نے بہت اچھی تلاوت کی اور اس میں ایک بات انہوں نے بڑی، عدل آپ کے ہاتھ میں دیا ہے کہ آپ سارے ممبران اپنی پارٹی کے ساتھ کتنا عدل کرتے ہیں جس کی وجہ سے آپ ادھر آ کر ان سیٹوں پر براجمان ہیں، (تالیاں) کتنی عزت

پارٹیوں نے آپ کو دی ہے اور آپ کے ضمیر کا امتحان آرہا ہے، ابھی دیکھتے ہیں کہ آپ اپنے ضمیر اور عہدے کے ساتھ کتنا انصاف کرتے ہیں؟

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف)</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

<u>جناب محمود عالم</u>: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔۔۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: جناب سپیکر صاحب!

<u>Mr. Speaker</u>: Ji, Leader of the Opposition, first.

<u>جناب محمود عالم</u>: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس کے بعد۔ لیڈر آف دی اپوزیشن فرسٹ، جی پلیز۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: محترم سپیکر صاحب، آپ کا بہت بہت شکریہ۔ سپیکر صاحب، آج کا یہ جو اجلاس ہے، یہاں پر ہمارا جو بیٹھنا ہے اور آپ کی چیئر سے جو ہدایات ہیں تو یہ اس روشنی میں ہیں کہ کل سینیٹ کا الیکشن ہے اور ہم کوشش کرینگے کہ سینیٹ کا الیکشن انتہائی باوقار انداز میں، انتہائی ایک جمہوری انداز میں پاکستان کے آئین اور قانون کے مطابق جو رائے دہی کا حق ہے، اسی کے مطابق کل کا الیکشن انتہائی خوشگوار ماحول میں شام تک ہو جائے کیونکہ ہماری اس پاک اور پختون سرزمین کی روایات ہیں، جن کو ہم بڑی عزت اور وقار کی نظر سے دیکھتے ہیں اور ان روایات کو اللہ تعالیٰ قائم و دائم رکھے کہ ہم ایک دوسرے کے جمہوری حجم کا خیال بھی رکھیں اور احترام کے ساتھ ایک دوسرے کا خیال بھی رکھیں۔ پوری اپوزیشن بیٹھی ہے، میرے بعد میرے دوسری پارٹیوں کے پارلیمانی لیڈرز بھی بات کرینگے۔ پوری اپوزیشن کی ایک بھرپور خواہش ہے، ان کی اجازت سے میں اظہار کر رہا ہوں کہ کل کا الیکشن شفاف ہو، صاف ہو، میڈیا کیلئے آزادی ہو۔ اس ہال میں آج جس طرح میڈیا بیٹھا ہے، کیمرے 'آن' ہیں اور ہماری ایک ایک چیز کو دیکھ رہے ہیں اور جب ہم سے کوئی غلطی ہوتی ہے اور میڈیا پر ہم دیکھتے ہیں، خواہ ہمارے کچھ اراکین اگر گہری نیند سوئے ہوئے ہوتے ہیں تو ان کو بھی وہ بڑے اچھے انداز میں لیتے ہیں اور پھر ہر ایک منتخب آدمی کوشش کرتا ہے کہ میں یہاں پر سو نہ جاؤں کیونکہ میرے حلقے کے لوگ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ میڈیا کو میں داد دے رہا ہوں کہ یہ ہماری اصلاح کر رہا ہے، میرے خیال میں ہمارے لئے ایک اچھا پیغام دے رہے ہیں اور یہاں پر اگر ہال میں آئین کی یا قانون کی کوئی کمزوری ان کی نظر میں آجائے تو پھر کل کو وہ اچھالتے ہیں اور پھر ہم محتاط ہو جاتے ہیں کہ کیمرے کی آنکھ ہماری سب غلطیوں کو نوٹ کر رہی ہے اور ایک جمہوری کلچر

کیلئے،اس ملک میں ایک شفاف الیکشن اور جمہوری پارٹیوں کی اصلاح کیلئے میڈیا کا بہت بڑا کردار ہے۔ چونکہ اسمبلی آپ کے کنٹرول میں ہے، کل آپ اس کا کچھ حصہ ضرور الیکشن کمیشن کے حوالے کرتے ہیں لیکن سب سے پہلے ہماری اس چیئر سے استدعا ہو گی اور پھر الیکشن کمیشن سے ہماری استدعا ہو گی کہ یہاں پر جتنے بھی ممبران اسمبلی ہیں،ان کو انشاء اللہ ووٹ ڈالنے کا طریقہ بھی آتا ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو کہ بڑی محنت کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس ایوان تک پہنچائے ہیں، یہ معاشرے کی Cream ہیں، معاشرے کی عزت ہیں، ہماری جمہوری پارٹیوں کی عزت ہیں تو یہ مکمل آزاد ہوں کہ آپ کس طریقے سے کسی کو ووٹ دیتے ہیں۔ ہمیشہ سیاسی پارٹیاں اپنے ممبران اسمبلی کو گھر میں بلاتی ہیں،اپنے پارٹی کے دفتر میں بلاتی ہیں،ان کو ووٹ کا طریقہ بھی سکھاتی ہیں کہ خدا نہ کرے کہ ہمارے ممبر سے کوئی غلطی ہو جائے۔ ریہرسل بھی کراتی ہیں اور پھر وہاں پر ان کو ہدایات بھی دیتی ہیں کہ آپ اپنی پابندی برقرار رکھیں تو یہاں پر چونکہ ہمارا ایک تلخ تجربہ پچھلے ایک دو الیکشنز سے ہوا، شاید ایک صدارتی الیکشن تھا یا مجھے اندازہ نہیں کہ میڈیا پر ہم جب Tick mark کچھ کرتے تھے اور دوسرے کو دکھاتے تھے تو اس سے بھی میرے خیال میں اس اسمبلی کی نیک نامی نہیں ہوئی بلکہ ہماری بہت بڑی بدنامی ہوئی اور پھر پچھلی دفعہ میں نے پریس کانفرس بھی کی الیکشن کے بکس کھولنے سے پہلے کہ اس بکس سے جو دو ووٹ نکل رہے ہیں، وہ اصلی نہیں ہونگے، وہ شاید جعلی ہوں اور اس کے بعد وہ ووٹ بھی نکلے اور وہ بھی سب ممبران کو معلوم ہے کہ ووٹ ہم نے کس طرح ڈال دیئے تو اس بار میں آپ سے ہاتھ جوڑ کر اور الیکشن کمیشن آف پاکستان سے کہ یہاں پر الیکشن شفاف انداز میں ہو۔ ہمارا ان سب ممبران پر اعتماد ہے، اپنی پارٹی پر بھی اور دوسری جماعت کے لوگوں پر بھی کہ وہ اپنی رائے استعمال کریں کیونکہ کل پوری اپوزیشن یہاں پر موجود ہو گی، ووٹ ڈالنے کے وقت وہ سب سے پہلے یہی دیکھے گی کہ کیمرے کی آنکھ لگی ہے۔ میرے صحافی بھائی بیٹھے ہیں اور اگر کیمرہ نہ ہو، صحافی نہ ہوں تو یہاں پر جب اپوزیشن احتجاج کرے گی اور آپ اس چیئر پہ نہیں ہونگے، الیکشن کمیشن کے لوگ ہونگے تو وہ کیا سوچیں گے؟یہاں پر الیکشن کمیشن کے جو لوگ ہمیں دیکھ رہے ہوں اور ہم ایک دوسرے سے خفگی یا اس طرح کے انداز میں ہوں کہ جو ناراضگی کا انداز ہو، تو وہ بھی ہم نہیں چاہتے۔ کیمرہ بھی موجود ہو، یہاں پر صحافی بھی موجود ہوں اور اگر کسی کو کسی بات پہ اعتراض بھی ہو کہ یہ ووٹ ادھر نہیں ہے، کوئی باہر لے جا رہا ہے تو اس پہ پوری اپوزیشن کی نظریں ہونگی تو میں آپ کی چیئر سے استدعا کرتا ہوں، الیکشن کمیشن آف پاکستان سے اور گورنمنٹ سے بھی یہی درخواست کر رہا ہوں کہ ہم نے بھی عزم کیا ہے کہ کل یہ الیکشن صاف اور

شفاف ہو اور گورنمنٹ نے بھی انشاء اللہ یہی عزم کیا ہے کہ یہ شفاف ہو تو اس سے آپس میں ہماری محبت اور بھی بڑھے گی۔ بارہ گھنٹے ہیں یا کتنے ہیں؟ میرے خیال میں 9 بجے سے 5 بجے تک یا 4 بجے تک ہے، یہ اگر ہم ہنسی خوشی یہاں پر بیٹھ کر ایک دوسرے کو چائے بھی پلاتے رہیں، پیسٹری اور کیک بھی آپ ہمیں مہیا کریں کہ اگر ہمیں بھوک ہو تو یہاں پر وہ بھی کھائیں گے۔ اسی انداز میں گورنمنٹ سے بھی میں یہی درخواست کروں گا کہ جو آپ کا فرمان تھا، وہ ہمارے لئے حکم ہے کہ شفاف اور جس انداز میں آپ نے بات کی تو یہی توقع میری گورنمنٹ سے بھی ہے کہ میری جو کچھ گزارشات تھیں، ان کو اسی انداز سے وہ انشاء اللہ ضرور لے گی۔ باقی میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور گورنمنٹ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میری کچھ باتیں بڑے غور کے ساتھ سن لیں اور میرا خیال ہے کہ مجھے میاں صاحب نے کہا بھی کہ انشاء اللہ شفاف ہو گا، مجھے ادھر سے بھی یقین دلایا گیا تو اسی انداز میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور گورنمنٹ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی، سارے اس پہ-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ہاں وہ تو، ایک منٹ ذرا۔

جناب سپیکر: مفتی محمود عالم صاحب! ذرا دعا کیلئے کچھ بولیں، پھر اس کے بعد آپ جی۔

جناب محمود عالم: دعا بھی کرتے ہیں، بات بھی کرتے ہیں جی۔ یہ کل نہیں، پرسوں جی۔ پہلے دعا کریں، پھر اس کے بعد بات کریں گے۔

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب! مفتی سید جانان صاحب، دعا پڑھیں جی۔ کوہستان کا جو حادثہ ہوا ہے، ان سب کیلئے دعا پڑھی جائے۔ نوشہرہ کے جو شہید ہوئے ہیں ہمارے بھائی، وہ بھی دعا میں یاد رکھیں، کوہاٹ اڈے میں بھی ہوئے ہیں، پورے صوبے میں جہاں بھی ہمارے بھائی شہید ہوئے ہیں، ان سب سے متعلق دعا کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: پیر صابر شاہ صاحب۔

جناب محمود عالم: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اس کے بعد، اس کے بعد۔ پیر صابر شاہ صاحب، پہلے پارلیمانی لیڈرز اگر دو دو باتیں کر لیں، مختصر مختصر۔

سید محمد صابر شاہ: جی جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، جیسا کہ آپ نے آج بات کی، جب ہماری Proceedings شروع ہوئی اور آپ نے سب سے پہلے اس معزز ایوان کو ایک بڑی مبارکباد دی تو یقیناً اس لمحہ پہ ہم سب مبارکباد کے مستحق ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جمہوریت کے اندر میرے خیال میں پہلی دفعہ کسی مارشل لاء کے، کسی ڈکٹیٹر کے سائے کے بغیر ایک جمہوری عمل کے آج ہمارے چار سال پورے ہو چکے ہیں اور میری حکومت کی بنچوں کی خواہش ہو گی کہ پانچ سال بھی پورے ہوں، (تالیاں) اگر پانچ سال بھی پورے ہوتے ہیں تو ہم اس کو بھی Appreciate کریں گے۔ بہر حال اگر حالات بہتر بنائے جائیں، اب اس طرف آنا نہیں چاہتا ہوں کیونکہ موضوع سے میں ہٹ جاؤں گا۔ جناب سپیکر، اس کے ساتھ ساتھ جو دوسری بات یہاں پہ کی گئی، جس کی طرف سب سے پہلے آپ نے نشاندہی کی اور آپ نے اس پورے ہاؤس کو، یہ میرے خیال میں ہماری اس اسمبلی کی روایت میں پہلی دفعہ ہے کہ آپ کی طرف سے، سپیکر کی طرف سے اس پورے ایوان کے سامنے یہ ایک بات رکھی گئی کہ یہ جو الیکشن کا سلسلہ ہے، جہاں سینیٹ کے اندر کچھ لوگ ایسے آتے ہیں جی، جن کی وجہ سے یہ ادارہ بدنام ہو جاتا ہے تو آپ نے اس کی طرف نشاندہی کی اور اس کے بعد اپوزیشن لیڈر جناب اکرم خان درانی صاحب نے بڑی وضاحت کے ساتھ اس پہ باتیں کیں کہ ہمارے سینیٹ کے جو الیکشنز ہو رہے ہیں جناب سپیکر، آج اگر آپ اخباروں کو اٹھائیں تو آپ کے جتنے لکھاری بھی آ رہے ہیں، وہ اکثر یہی لکھتے ہیں اور رات کو ٹیلی ویژن پہ ایک خبر نشر ہو رہی تھی کہ غالباً پنجاب میں یا سندھ میں ایک ووٹ جو ہے، بلوچستان اسمبلی میں کہ ایک ووٹ 65 کروڑ روپے میں فروخت ہوا لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس بات کو اس انداز سے پیش کیا گیا کہ جس سے ان اداروں کی تضحیک ہوئی، ان اداروں کے اندر رہنے والے یہ جو معزز اراکین ہیں، جو اس ملک کے چاروں صوبوں کے عوام کے ووٹوں سے منتخب ہو کر، جہاں ان کا اخلاقی معیار، جہاں ان کا کردار، جہاں ان کا عوام کے ساتھ تعلق، جہاں ان کی خدمات کو مدنظر رکھ کر اور ایک بہت بڑے پراسس سے گزر کر یہ لوگ یہاں پہ آتے ہیں اور ایک سرٹیفیکیٹ عوام سے ملتا ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اس میں ہم کسی کو موردالزام اگر ٹھہرائیں بھی تو اس سے پہلے ہمیں اپنا محاسبہ بھی ضرور کرنا ہو گا کہ ہم کیوں ایسا موقع دیتے ہیں اور یہ میں نے کل بات کہی تو اس میں جو افسوسناک پہلو ہے، وہ یہ ہے کہ ایک ممبر جس کو چار سال تک

فنڈز نہیں ملے ہیں اور اس نے کہا جی، کہ آپ میرے حلقے میں مجھے فنڈر یلیز کرادیں تو میں آپ کو ووٹ دے دیتا ہوں لیکن پریس میں جو بات جاری ہوئی، وہ یہ ہوئی کہ 65 کروڑ پہ ووٹ فروخت ہوا ہے تو جناب سپیکر، یہ لمحہ فکریہ ہے، آپ کا جو Concern ہے، اپوزیشن لیڈر کا جو Concern ہے اور میرے خیال میں اس ہاؤس کے اندر ہر ممبر اس بات سے تشویش میں مبتلا ہے کیونکہ ہم وہ لوگ ہیں کہ ہم یہاں سے نکلتے ہیں تو پھر ہمیں عوام کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ہمیں عوام کی عدالت میں جانا پڑتا ہے تو ہماری طرف سے جتنی ہو احتیاط ہونی چاہیئے تاکہ یہ جو الیکشن ہے، یہ صاف اور شفاف ہو۔ سپیکر صاحب، میں اگر یہاں وزیر اعلیٰ صاحب کا ذکر نہ کروں تو یہ بھی زیادتی ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے مجھے تین چار دفعہ فون کیا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہارس ٹریڈنگ کا راستہ روکنے کیلئے کوئی ایسی صورتحال پیدا ہو، جہاں پہ بلا مقابلہ لوگ منتخب ہو جائیں لیکن ہماری بدقسمتی ہے کہ جب بھی ہمارے الیکشنز ہوتے ہیں تو باہر سے ایسے لوگ ہمارے الیکشن پراسس کے اندر داخل ہو جاتے ہیں جو کہ ہم چاہتے ہوئے بھی، وزیر اعلیٰ صاحب بھی چاہتے ہیں، آپ بھی چاہتے ہیں، اپوزیشن لیڈر بھی چاہتے ہیں اور ہماری دوسری سیاسی جماعتیں، مسلم لیگ (ق) ہے، شیرپاؤ صاحب کی پیپلز پارٹی ہے اور حکومت کی پارٹیاں یہ چاہتی ہیں کہ صاف اور شفاف الیکشنز ہوں لیکن جناب سپیکر، آج اگر ہم اس پہ بات نہیں کریں گے تو پھر کبھی بھی ہم بات نہیں کر سکیں گے اور وہ یہ ہے کہ صاف اور شفاف الیکشن کیلئے میں آپ کی وساطت سے اس ایوان سے گزارش کروں گا، معزز ممبران سے گزارش کروں گا کہ خدا کیلئے یہ آپ کے ہاتھ میں ہے، ان بیوپاریوں کو، ان سوداگروں کو کہ جو انسانیت کا سودا کرتے ہیں، جو ہمارے ان اداروں پہ اور ان اداروں کے ماتھوں پہ کالا داغ لگانا چاہتے ہیں جو کہ ہمارے لئے بدنامی کا باعث بنتا ہے تو خدا کیلئے میں آئندہ کیلئے یہ گزارش کروں گا کہ ان لوگوں کا راستہ روکنا ہمارے بس میں ہے، (تالیاں) ہم اگر ان لوگوں کو راستہ نہیں دیں گے تو وہ نہیں آ سکیں گے، ہمیں اس پہ عہد کرنا چاہیئے کہ ہمیں ان بیوپاریوں کے راستے کو روکنا ہوگا اور اس معزز ایوان کے اندر وہ جو گندگی پھینکنا چاہتے ہیں تو اس صاف، پاک اور شفاف ماحول کو اسی طرح پاک، صاف اور شفاف رکھنا ہماری ذمہ داری ہے اور ہمیں اس کو صاف اور شفاف رکھنا ہوگا۔ ہمیں اس بات کی طرف آنا ہوگا کہ اخباروں میں، پریس میں، بازاروں میں، سڑکوں پہ، حجروں میں، دکانوں پہ اور مسجدوں میں لوگ یہ بات نہ کریں کہ جن لوگوں کو ہم نے بھیجا تھا، وہی لوگ آج آپ لوگوں کی اس عزت اور وقار اور اس ووٹ کے تقدس کو پامال کر رہے ہیں۔ بخدا اس ایوان کے اندر اگر ہم اس بات پہ متحد ہو جائیں تو جناب سپیکر، جس طرح آج ہماری

مجبوری ہے کہ آج اپوزیشن لیڈر یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ہاؤس کے اندر پریس کو آنا چاہیئے تو یہ مطالبہ کبھی بھی سامنے نہ آتا۔ اگر ہم ان لوگوں کا راستہ روک لیتے تو یہاں پہ ہارس ٹریڈنگ کی باتیں نہ ہوتیں اور اس کو میں ہارس ٹریڈنگ نہیں کہتا بلکہ یہ انسانوں کی سوداگری ہو رہی ہے۔ جناب سپیکر، ہم اس کا راستہ روک سکتے تھے لیکن آج ہماری مجبوری ہے کہ آج مجھے بھی یہ کہنا پڑتا ہے، ورنہ قوم ہم پہ اعتماد کرتی ہے، پوری دنیا کو ہم پہ اعتماد کرنا چاہیئے کہ یہ جس پراسس سے گزر رہے ہیں، یہ ایک پراسس سے ہی آئے ہیں، یہ Fair طریقے سے آئے ہیں، شفاف طریقے سے آئے ہیں اور اگر یہ سینیٹ کے الیکشنز ہونگے تو یہ بھی شفاف طریقے سے ہونگے لیکن جناب سپیکر، چونکہ سسٹم کے اندر ایسے لوگ شامل ہو چکے ہیں جو اس سسٹم کو خراب کرنا چاہتے ہیں تو میں کہوں گا اور میں جناب اپوزیشن لیڈر کی اس بات سے بالکل متفق ہوں کہ یہاں پریس کیلئے مکمل طور پہ ہماری گیلریاں موجود ہیں، سسٹم موجود ہے اور پریس کو بالکل ہونا چاہیئے تاکہ اگر کہیں سے بھی، چاہے ہماری طرف سے ہو، چاہے حکومت کی طرف سے ہو، چاہے جس کی طرف سے بھی ہو، اگر اتنا سا بھی اس الیکشن کی شفافیت پہ حرف آتا ہے تو وہ ساری دنیا کے سامنے آئے اور وہ لوگ بے نقاب ہوں اور مجھے یقین ہے، حکومت سے بھی میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ ہمارے مطالبے کی وہ توسیع کرے گی، وہ ہمارا ساتھ دے گی تاکہ ہم جس امتحان سے گزر رہے ہیں، امتحان یہ نہیں ہے کہ ہم الیکشن میں کامیاب ہو گئے، ہم امتحان میں کامیاب ہو گئے، امتحان ہمارا یہ ہے کہ ہم اس پراسس سے باہر نکلیں تو جس طرح صاف ستھرے کپڑوں کے ساتھ، صاف تن اور من کے ساتھ، صاف تن من دھن کے ساتھ ہم یہاں داخل ہوں اور باہر نکلیں تو اسی طرح سے ہم شفاف نکلیں۔ بہت بہت مہربانی جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: ایک بات کی ذرا وضاحت کر لوں کہ چونکہ الیکشن کمیشن وہ منعقد کرے گا اور سارے انتظامات کرے گا تو یہ ان کا کام ہے، لیڈر آف دی اپوزیشن جو ہمارے بڑے ہیں، کہ میڈیا کو وہ Allow کرتا ہے یا نہیں؟ کیونکہ میں ان کے حوالے کروں گا، جہاں پہ الیکشن ہوگا لیکن جہاں تک سیکر ٹریٹ کا کام ہے تو ہم نے باقاعدہ طور پر لان میں میڈیا کیلئے کرسیوں کا اور سارا بندوبست بھی کیا ہے لیکن پولنگ سٹیشن کے اندر اس کی اجازت دینا میرے اختیار میں نہیں ہوگا، البتہ ایک کام اور Being a custodian of the House میں ایک بات اور کہتا ہوں کہ ایک تو ہمارے چار سال پورے ہونے کو ہیں، ایک بڑی خوشی کی بات ہے اور دوسری آپ تمام لیڈران جتنے بھی ہیں، آپ میں مزید افہام و تفہیم پیدا کرنے کیلئے میں آج شام آپ سب کو ایک دعوت دے رہا ہوں کہ 7 بجے سپیکر ہاؤس میں آپ آجائیں، میرے ساتھ کچھ دال

پانی بھی کھالیں گے اور آپس میں آپ افہام و تفہیم کی کچھ فضا مزید پیدا کر لیں گے۔ تھینک یو جی، تھینک یو، شکریہ جی۔

<u>جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ:</u> جناب سپیکر صاحب! زۀ د دے سینیټ د الیکشن په حواله باندے یو ښو خبرے کول غواړم چه که پریس والا موجود وی نو دا الیکشن به شفاف اوکړے شی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> هں جی ؟

<u>جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ:</u> جناب سپیکر صاحب، سبا له چه د سینیټ کوم الیکشن کیږی، په دیکښے که پریس والا موجود وی، هسے هم که مونږه ګورو، زمونږه هر ځل چه کارروائی کیږی نو تاسو دا همیشه وایئ چه دا پریس د دے کارروایئ یو اهمه حصه ده۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> او بالکل۔

<u>جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ:</u> او د دغے د پاره مونږه دا غواړو چه څنګه د عام کارروایئ په ورځ هم د پریس یو اهم رول دے، دغه شان سبا په دے الیکشن، د دے په شفافیت کښے، د دے دلته کښے په صحیح کیدو کښے هم د پریس اهم رول دے او هغه رول چه دے، مونږه د دے هاؤس په وساطت الیکشن کمیشن ته دا خواست کوؤ چه هغوی له د اجازت ورکړی۔

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}:</u> سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک شوه جی۔ جی بشیر بلور صاحب۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> بشیر بلور صاحب۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> بڑی مہربانی سپیکر صاحب! کہ آپ نے مہربانی کی۔ میں لیڈر آف دی اپوزیشن، صابر شاہ صاحب اور سکندر شیر پاؤ خان کا شکر گزار ہوں۔۔۔۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> جناب سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر:</u> میرے معزز لیڈرز ہیں، آپ کیوں نہیں۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر صاحب، میں سینیٹ کے الیکشن کے بارے میں ایک دو باتیں کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات): اس کے بعد کرلیں، خیر ہے وہ کرلیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس خیر ہے، وہ کرلیں، اس کے بعد آپ کرلیں، آپ بڑے ہیں نا۔

سینیئر وزیر(بلدیات): کوئی پابندی نہیں ہے لودھی صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا اپنا ہاؤس ہے جی۔

سینیئر وزیر(بلدیات): لودھی صاحب! آج اوپن ہے، کوئی پابندی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جتنا آپ بولنا چاہیں، بولیں جی۔

سینیئر وزیر(بلدیات): سپیکر صاحب، میں ایک ریکویسٹ کرتا ہوں کہ میرے بھائیوں نے بڑی اچھی باتیں کیں، درانی صاحب اور صابر شاہ نے بڑے جذباتی انداز میں باتیں کیں مگر ہمارا ماضی اتنا شفاف نہیں ہے، یہاں پہ کئی دفعہ حالات اس طرح ہوئے، آپ کو پتہ ہے کہ کئی دفعہ تو دس دس بارہ بارہ لوگ بک گئے اور ہیڈلائن لگی کہ پورا پورا اصطبل بک گیا، خالی ہارس ٹریڈنگ نہیں ہوئی تو میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ ہم نے، جس وقت سینیٹ الیکشن کا اعلان ہوا تو سب سے پہلے ہم درانی صاحب کے پاس حاضر ہوئے، ان سے ریکویسٹ کی کہ مہربانی کرکے بات چیت کریں اور کوشش کریں کہ یہ الیکشن Unopposed طریقے سے ہو جائے تو بہتر ہوگا مگر اس وقت ان کی جو ڈیمانڈ تھی، وہ اتنی زیادہ تھی کہ ہم نے کہا کہ ہر ایک کے اپنے اپنے نمبر ہیں اور جتنے نمبر ہیں، اس نمبر کے حساب سے اپنے اپنے ووٹ لیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا، انہوں نے ہمیں کہا جی، میرے خیال میں ان کے چودہ ممبرز صاحبان ہیں، انہوں نے کہا کہ ہمیں دو جنرل سیٹس دیں تو اب دو جنرل سیٹس، سولہ ممبروں پہ ایک سیٹ ہوتی ہے، ہم دو کیسے دے سکتے تھے؟ اس کے بعد ہم صابر شاہ صاحب کے ہاں حاضر ہوئے، وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی بات کی اور ہم ان کے گھر گئے، میاں صاحب نے ان سے ریکویسٹ کی کہ آپ اگر ہمارے ساتھ بات کریں تو انہوں نے بھی یہی کہا، مطلب ہے ہر ایک آدمی کی کوشش ہوتی ہے، یہ کسی کا قصور نہیں، ہر آدمی چاہتا ہے کہ میرے زیادہ سے زیادہ لوگ سینیٹ میں جائیں۔ ہم نے گورنمنٹ کی طرف سے پوری کوشش کی کہ ہم افہام و تفہیم سے اور اس ہارس ٹریڈنگ کو روک کر Independent طریقے سے اور شفاف طریقے سے Unanimously ہم سینیٹ میں لوگ بھیجیں مگر ہماری بدقسمتی یہ ہوئی کہ ہمارے ہاؤس کے ہی

لوگوں نے ایک ایک آدمی کو دو دو لوگوں نے جی، اگر Propose اور Second نہ کرتے تو باہر سے کوئی نہ آتا، یہ ہم لوگوں نے زیادتی کی، ہم لوگوں نے Propose بھی کیا، ہم لوگوں نے پارٹی کے علاوہ اور لوگوں کو بھی Propose کیا اور Second بھی کیا۔ کیوں کیا؟ اس وقت یہ دیکھنا چاہیئے تھا کہ میں کسی باہر کے آدمی کو Propose کر رہا ہوں جو کسی پارٹی سے تعلق نہیں رکھتا، میں اس کو کیوں Propose کر رہا ہوں، میں اس کو کیوں Second کر رہا ہوں؟ اس کے بعد آج بھی جو لوگ کھڑے ہیں، ان کو بھی ہمارے ہی لوگوں نے Propose کیا، ہمارے ہی لوگوں نے Second کیا تو میں یہ درخواست کرتا ہوں، آپ کی وساطت سے کہ خالی تقریر کرنے سے یا جذباتی بات کرنے سے، اپنے گریبان میں ہم سارے دیکھیں، ہم نے کیا کیا اور کیوں کیا؟ جب یہ ہو سکتا تھا، Unopposed ہم ہو سکتے تھے، کوئی اتنی بڑی بات نہیں تھی، وہی ایک ایک جنرل سیٹ ان کو ملی، صابر شاہ وغیرہ نے افہام و تفہیم سے ایک سیٹ حاصل کی، ہم بھی ان کو دو سیٹیں دے دیتے تو دو، چار، دو، سات ٹوٹل سیٹیں تھیں، ہماری تھیں، دو پیپلز پارٹی کی تھیں تو سات کے سات لوگ Independent، آزاد اور بغیر الیکشن کے ہو جاتے مگر اس وقت یہ بات نہ مانی گئی تو اب تیسرا آدمی بیچ میں آگیا تو ہمیں ابھی بھی اعتراض نہیں ہے، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، جس آدمی نے، (مداخلت) میری بات سنیں، جس آدمی نے اس کو Propose کیا، جس نے اس کو Second کیا، وہ چاہے گا کہ اسے Withdraw کرے۔ اگر قانونی طور پر Withdraw ہو سکتا ہے تو ہم ابھی بھی تیار ہیں، ہماری تو کوشش تھی کہ اس کو غیر متنازعہ طریقے سے ہم کامیاب کریں مگر ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ہمارے لوگوں نے Propose اور Second کیا اور پھر ہم ہی آج کہہ رہے ہیں کہ جی ہاں، بالکل صاف شفاف ہیں۔ سپیکر صاحب، ہماری گورنمنٹ کی کوشش ہے، تھی اور رہے گی کہ ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ خدا کرے، جیسا کہ ہمارے درانی صاحب نے فرمایا کہ خدا کے فضل سے صوبے میں ہمارے بڑے اچھے تعلقات رہے ہیں اور آج بھی اللہ کا فضل ہے کہ چار سال ہمارے پورے ہوئے اور یہ بڑے خوشگوار ماحول میں ہوئے ہیں۔ اللہ کی مہربانی ہے، یہ ہم نے ہمیشہ کہا ہے کہ ہماری یہ اسمبلی پختونوں کا جرگہ ہے اور اس جرگے میں ہم نے ہمیشہ افہام و تفہیم سے تمام باتیں کی ہیں مگر بدقسمتی ہوئی کہ یہ حالات پیدا ہوئے اور آج وہی ہوا کہ باہر سے ایک آدمی آگیا، جس کی وجہ سے یہ حالات ہیں۔ میں نے تو یہ بھی ریکویسٹ کی تھی کہ درانی صاحب اور جتنے پارلیمانی لیڈرز صاحبان ہیں، وہ بیٹھیں، ہم ایک پریس کانفرنس کریں اور کہیں کہ بھئی خدا کیلئے ہماری پارٹی کے جو Nominated لوگ ہیں تو ہمارے لوگ انہی کو ووٹ دیں اور باہر کے کسی بھی

آدمی کو ووٹ نہ دیں تاکہ اس آدمی کو بھی، جو باہر کا کھڑا ہے یا ہمارے جو لوگ ووٹ دینا چاہتے ہیں، وہ ووٹ نہ دیں تاکہ Unopposed طریقے سے ہمارے یہ سارے ممبرز ہو جائیں۔ سپیکر صاحب، ہماری گورنمنٹ کی کوشش یہی ہے، ہم چاہتے ہیں کہ جس طرح ہم رہے ہیں، خدا کرے کہ ایک سال اور رہیں، اس سے اچھے طریقے سے ہمارے حالات رہیں مگر میں آپ کو یہ بتاؤں کہ ہمارا ماضی کوئی زیادہ خوشگوار نہیں ہے اور حالات ایسے تھے کہ آٹھ آٹھ، دس دس آدمی بھی بکے ہیں میرے سامنے اور ہمارے سامنے اور ہم نے سب کچھ کر کے، قسمیں قرآنی کر کے بھی، بہر حال اس دفعہ میں یہ امید کرتا ہوں کہ ہمارے بھائی انشاء اللہ خدا کے فضل سے اپنی اپنی پارٹی کے لوگوں کو ووٹ دیں گے، جس جس کو پارٹی لیڈر شپ بتائے گی، اس کو ووٹ دیں گے اور انشاء اللہ جو Independent لوگ کھڑے ہیں، جو یہ چاہتے ہیں کہ ہماری اسمبلی کو بدنام کریں، جو یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے کپڑوں پہ بدنما داغ لگے، انشاء اللہ خدا کرے گا کہ ان کو منہ کی کھانی پڑے گی اور ہمارے وہی ممبرز کامیاب ہونگے جو انشاء اللہ پارٹیوں کے نامزد کردہ ہونگے تو گورنمنٹ کی طرف سے میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ایسی کوئی بات نہیں ہوگی۔

جناب سپیکر: شکریہ، تھینک یو جی۔

حاجی قلندر خان لودھی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: حاجی قلندر خان لودھی صاحب، حاجی قلندر لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ جی۔

قائد حزب اختلاف: سپیکر صاحب! میں تھوڑا سا۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، پھر یہ بات لمبی ہو جاتی ہے، وہ نہیں کرتے۔ بس تھوڑا تھوڑا، لودھی صاحب دو دو منٹ لے لیں تاکہ سب کو اظہار رائے کا موقع ملے۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: یہ ذرا پرائم ٹائم ہے، اس میں سب کو، میرے ممبران معزز ہیں، ہر کسی کو حق ہے کہ وہ بولے۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر صاحب، آپ کو یہ معلوم بھی ہے کہ میں بہت کم بات کرتا ہوں، باوجود اس کے کہ جب بھی میں کھڑا ہوتا ہوں، آپ پہلے مجھے وارننگ دے دیتے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بسم اللہ۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، ہم آپ کے مشکور ہیں کہ آپ نے ملک کے اس اہم فورم کا جس کا کل الیکشن ہو رہا ہے، اس کے متعلق کچھ ہدایات دیں، اس کے متعلق آپ کی چیئر کی طرف سے جو ہدایات آئیں، ہم اس کے مشکور ہیں۔ بہر حال جناب سپیکر، مجھے سمجھ نہیں آتی کہ میرے اپوزیشن لیڈر صاحب نے بڑی پیاری باتیں کیں، شاہ صاحب نے بھی کیں، سکندر شیر پاؤ صاحب نے بھی اور پھر بلور صاحب نے بھی کیں، یہ انتظار کئے بغیر کہ اپوزیشن کی طرف سے باتیں ختم ہو جاتیں تو پھر ان کیلئے آسان ہوتا کہ وہ جواب دیتے اور بہت ساری باتیں اچھی بھی ہو جاتیں لیکن چلیں گورنمنٹ گورنمنٹ ہوتی ہے اور اپوزیشن اپوزیشن ہوتی ہے لیکن جناب سپیکر، اب مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ یہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں، جو الزام لگا رہے ہیں، وہ کس پر لگا رہے ہیں؟ یہ سب کچھ تو ہم خود کرنے والے ہیں، ہم یہ سب کچھ خود کرتے ہیں تو ہمیں کسی اور پر، باقی مثالیں نہیں دینی ہیں، ہمیں خود مثال پیدا کرنی ہے۔ اس وقت ہم جو بیٹھے ہوئے ہیں، کل کا جو الیکشن ہے، اس کو ہم نے مثالی بنانا ہے۔ کس نے کیا کیا، کب کیا، کیسے ہوا، اس کو بھلانا ہے اور آج ہم نے مثال دینی ہے کہ آئندہ کیلئے ہم نے کیا مثال دینی ہے اور اس کیلئے یہ ہے کہ ایک ان پڑھ آدمی، جس کو بالکل کوئی پتہ نہیں ہے، وہ جا کے اپنے ووٹ کو غلط نہیں کر سکتا تو جو Elected آدمی ہے، ایم پی اے ہے یا منسٹر ہے تو وہ اپنا ووٹ غلط کر سکتا ہے تو اس پر چیک رکھنا کہاں کا انصاف ہے اور میڈیا کو آزادی نہ دینا کہاں کا انصاف ہے؟ میڈیا بھی آزاد ہونا چاہیئے اور ووٹر کو بھی آزاد چھوڑ دیں۔ یہ ان کی ذمہ داری ہے، دو لاکھ لوگوں کا نمائندہ ہے تو وہ اتنا گرا ہوا نہیں ہو سکتا کہ وہ وہ بات کرے گا جو نہ ان کے عوام پسند کریں گے اور نہ ان کا اپنا ضمیر پسند کرے گا جناب سپیکر، ایک تو یہ آزادی ہے۔ جناب سپیکر، دوسری بات کہ دیکھیں، یہ سب پارٹیاں ہیں، میں بھی اس ایوان کا حصہ ہوں، ہماری بھی ایک پارٹی ہے، پاکستان مسلم لیگ (ق)، ہمارے بھی سات ممبرز ہیں لیکن ہم نے دیکھ لیا کہ سترہ چاہیئں، سولہ چاہیئں تو ہم ان سات سے سیٹ نہیں نکال سکتے، اسلئے ہم لوگوں کو راستہ کیوں دیں؟ اسلئے کل ہم نے جمہوری انداز میں بیٹھ کے، یہ فیصلہ مجھ پر چھوڑا گیا تو میں نے جیسا بھی کیا، اس میں قرعہ ڈالا جو بھی کیا، حالانکہ میری پارٹی کے دو Candidates تھے لیکن مسلم لیگ (ن) کا قرعہ نکلا تو ہم ان کے ساتھ ہیں، ہم اس کو ووٹ دیں گے اور ان کو سپورٹ بھی کریں گے۔ وہ نو ہیں اور ہم سات ہیں، سولہ ہیں اور پتہ نہیں کہ اس کیلئے اور کیا ہے، پاس کے کتنے فگرز ہیں، ممبرز ہیں، لیکن یہ ہے کہ پریکٹیکل کر کے ایک مثال دینی ہے۔ اسی طرح سے اگر فرض کیا یہ دو پیپلز پارٹی کے ہیں، تین اے این پی کے ہیں، دو ہمارے اپوزیشن کے آجائیں گے تو اس میں بہتر یہ ہے کہ ٹیکنوکریٹ

کا بھی کوئی، اصل بات ٹیکنو کریٹ کی ہے، اب رہ گئی ہیں دو سیٹیں اور پورے ہاؤس میں ہر ایک پارٹی نے اپنا ایک Candidate کھڑا کیا ہوا ہے، اس پہ بیٹھ کر کچھ بات کرنا ضروری تھی تو وہاں بھی اس چیز کو ہم روک سکتے ہیں، یہ روکنا ہماری ذمہ ہے اور یہ ہم پر Depend کرتا ہے کہ اس گندی چیز کو کیسے ہم روک سکتے ہیں اور ایک دوسرے پر الزام تراشی کرنے کے بجائے ہم بیٹھ کے، اب بھی ہمارے پاس ٹائم ہے، اگر ہم دیکھیں، اب ہمارے آدمی کے پاس بارہ چودہ ممبرز ہیں، انکا بھی ہے، نو والے کا بھی ممبر ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: قلندر خان لودھی صاحب نے اتنی اچھی بات آپ لوگوں کے متعلق کی لیکن آپ نے اپنی اسمبلی لگائی ہے، آپ کہاں وہ اچھی باتیں سنتے ہیں؟ وہ آپ کی Favour میں بات کر رہے تھے، آپ نے ڈسکس بھی نہیں بجائے۔ (تالیاں) ایک جدون صاحب، عنایت جدون صاحب نے سن لیں، بڑا ظلم ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب! لودھی صاحب کو پھر کہیں کہ کہیں۔ جیسے ہمیں پتہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اس کو بالکل کل ایسا مثالی الیکشن بنانا چاہیئے کہ ہر آدمی کو آزاد چھوڑا جائے، ہر ممبر کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: انشاءاللہ۔

حاجی قلندر خان لودھی: میڈیا کو آزاد چھوڑا جائے اور پھر دیکھیں کہ اب رزلٹ، اور کل پتہ چل جائے گا کہ جو کسی آزاد آدمی کو لاتا ہے تو اس کا بھی ہمیں پتہ چل جائے گا کہ کون ہے جو آزاد کو سپورٹ کر کے اس کو لاتا ہے، پارٹی کو چھوڑ کے، اسلئے ہم۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں آپ کو موقع دے رہا ہوں، آپ کا وہ بھی آ رہا ہے نا، سب کو موقع ملے گا۔

حاجی قلندر خان لودھی: پھر تین تاریخ کو۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ سب کو موقع ملے گا۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! تین تاریخ کو بات کلیئر ہو گی کہ کس نے کیا کردار ادا کیا ہے؟

جناب سپیکر: محمود عالم صاحب۔ محمود عالم صاحب کو میں نے کٹ کیا تھا۔ مختصر جی، انتہائی مختصر۔

جناب محمود عالم: یہ بڑا اہم ایشو ہے جی، پانچ منٹ مجھے دے دیں تھوڑا سا۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب محمود عالم: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی توجہ ایک اہم اور دلخراش واقعے کی طرف دلا رہا ہوں اور میں سینیٹ الیکشن کے اوپر بحث نہیں کرونگا کہ ہمارے جو پارلیمانی لیڈران ہیں، اپوزیشن لیڈر نے جو بات کی ہے، اللہ کرے کہ آج رات کو یہ فیصلہ ہو جائے کہ ہمارے لوگ بلا مقابلہ منتخب ہو جائیں، ہم تو یہ دعا کریں گے لیکن میں کوہستان کے حوالے سے بات کروں گا کہ ضلع کوہستان جو ہمارے پورے صوبے کا سب سے بڑا ضلع ہے رقبے کے لحاظ سے، بشام سے لیکر گلگت بلتستان بیہار تک، اس کی حدود یہاں سے شروع ہوتی ہیں، وہاں تک تقریباً دو سو کلو میٹر یہ شاہراہ ہے اور یہ شاہراہ جا کے چائنا سے Touch ہوتی ہے اور یہ پاکستان کی سب سے بڑی شاہراہ ہے جو کہ کوہستان سے گزرتی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کی بہت بڑی مہربانی کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ کل پرسوں وہاں پر جو اتنا بڑا واقعہ پیش آیا سپیکر صاحب، اتنا دلخراش واقعہ کہ میرے خیال میں ہسٹری میں بلکہ تاریخ میں بہت کم واقعات ایسے ہوتے ہیں اور یہ ایسے وقت میں کوہستان میں پیش آیا کہ کوہستان کی زمین استعمال کی گئی۔ جناب سپیکر صاحب، یہ شیعہ سنی کا جو مسئلہ گلگت بلتستان میں چل رہا ہے یا ایجنسیاں کروارہی ہیں لیکن کوہستان ہمارے پختونخوا کا ایک ضلع ہے اور گلگت بلتستان جاتے ہوئے یہ آخری ضلع ہے تو ہماری زمین کو استعمال کیا گیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ہمارے ضلع کوہستان کی سرزمین کو استعمال کیا گیا ہے اور یہ جو واقعہ وہاں پیش ہوا ہے اور جن لوگوں نے آ کے مارا ہے، وہ لوگ وہاں پہ گلگت بلتستان سے ہی آئے ہیں تو سپیکر صاحب، میں یہ کہتا ہوں کہ گلگت بلتستان والوں نے ہماری زمین کو کیوں استعمال کیا، مطلب ہے ہمارے لوگ اس بات پر خفا ہیں، ہمارے لوگ بڑے پر امن ہیں، سپیکر صاحب، یہ کہونگا کہ ہمارے صوبے کے اندر بہت ساری جگہوں میں خود کش دھماکے بھی ہوئے، بم بھی پھٹے لیکن کوہستان ایک ایسا پر امن ضلع تھا کہ وہاں پہ ان دس سالوں میں آج تک ایک خود کش دھماکہ بھی نہیں ہوا ہے، کوئی بم نہیں پھٹا ہے۔ کوہستان کے عوام ایسے غیور عوام ہیں، کوہستان کے عوام ایسے دلیر عوام ہیں کہ جب طالبان کا وقت آیا تو کوہستانی عوام نے مل جل کے ایسا جرگہ کیا کہ فوراً اُن کو اطلاع دی، طالبان لیڈر کو دی کہ کوہستان کے اندر کوئی طالبان وہاں نہیں آئیں گے تو دس سال سے وہاں پر نہ طالب گیا ہے، نہ وہاں پر خود کش دھماکہ ہوا ہے، نہ وہاں پر بم بلاسٹ ہوا ہے، یہ کوہستان کی ہسٹری ہے دس سال کی اور آپ یہ ہسٹری دیکھ کے پڑھ

سکتے ہیں، تو میں یہ کہتا ہوں کہ جو اٹھارہ بندے کل کوہستان میں قتل کئے گئے ہیں، یہ کونسے ظالم تھے اور کہاں سے آئے تھے؟ میں گلگت کے وزیر اعلیٰ سے کہتا ہوں کہ اگر آپ گلگت بلتستان کی حکومت کو سنبھال نہیں سکتے ہیں، اس کو چلا نہیں سکتے تو آپ اپنی وزارت اعلیٰ سے استعفیٰ دے دیں۔ میں وزیر اعظم پاکستان سے کہتا ہوں اور صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان سے کہتا ہوں کہ گلگت بلتستان کیلئے نئے وزیر اعلیٰ کو سلیکٹ کیا جائے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، محمود عالم صاحب آپ کی تھوڑی سی اصلاح کر لوں کہ اس کے بیچ میں کوئی تھرڈ پارٹی بھی آسکتی ہے شرارت کیلئے اور آگ بڑھانے کیلئے انہوں نے کی ہو گی، کسی پہ ڈائریکٹ ادھر اس فورم سے وہ نہ لگائیں۔ تھینک یو جی، تھینک یو۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: میاں افتخار حسین صاحب، میاں افتخار حسین، میاں افتخار حسین، پلیز۔۔۔۔

جناب محمود عالم: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: بس بات ختم ہو گئی جی۔

جناب محمود عالم: ہمارے عوام اس میں ملوث نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: ملوث نہیں ہیں، بالکل ملوث نہیں ہیں، وہ سب کو پتہ ہے۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مهربانی۔ دلته په ډیر ښهٔ ماحول کښے زمونږه ټولو پارلیمانی مشرانو خبرے اوکړے او تاسو پکښے چونکه تمهید کیښودو د مخکښے نه او د دے خبرے ضرورت ځکه پیدا شو چه الیکشن سحر له دے او چه د هغے نه پس خبرے کوؤ نو هغه بے معنی دی او د هغے نه مخکښے خبرے د مطلب او د مقصد دی۔ زمونږ د اسمبلئ دننه ماحول هم ډیر خوشګوار دے، ارادے هم د خلقو نیکے دی، که په دے دوران کښے هر رنګه صورتحال تیر شوے وی خو د پرونی ډیویلپمنټ نه پس فضا ډیره صفا شوے ده نو پکار دا ده چه مونږ دا صفا فضا تر سبا پورے برقرار اوساتو ځکه چه زمونږ د اپوزیشن د ملګرو د یو خاص نوعیت سره خپله یو فیصله اوشوه او د هغے سره په مشکل کښے ډیره اسانتیا پیدا شوه۔ دلته په جنرل سیټس باندے زمونږه اته کسان دی، بلکه نهه دی خو یو پکښے غیر فعال دے او یو

پکښے فعال دے او زمونږه سیټونه اووه دی۔ اوس د اووه سیټونو په حساب چه زمونږه په اسمبلئ کښے دننه کومے پارټئ دی د اپوزیشن سره نو مونږ د خپل تعداد مطابق ډیر صحیح خلق اودرولی دی او هیچا د خپل تعداد نه تجاوز نه دے کړے ، لهذا د خپل تعداد په مناسبت سره زمونږه اووه سیټه دی او اووه واړه زمونږ په تعداد پوره کیږی۔ دا یو موقع ده چه زمونږ د اپوزیشن د لیډرانو سره زمونږ د اقتدار د مشرانو یو مشترکه لائحه عمل تیار کړی او نن د دے خبرے وضاحت اوشی چه زمونږه ووټونه او زمونږه امیدواران برابر دی نو په پیرا شوټ باندے به څوک راکوځیږی؟ هر هغه سړے چه په پیرا شوټ راکوځیږی، پکار دا ده چه مونږه ئے خپل فلور ته پریږندو۔ بس سیدها سادها خبره ده، دا زمونږ نه یوه نیکه اراده غواړی، نه به په مونږه الزام لګی، نه به مونږه یو بل ته درغله یو او نه به زمونږه په یو بل باندے شکوک و شبهات وی۔ خدائے د نکړی، خدائے د نکړی، د یو کس نیم په نیت کښے به فطور ضرور وی خو د دومره اکثریت په بنیاد چه فطور نه وی نو هغه یو نیم پخپله لارے ته برابر شی نو په دیکښے مونږه د اپوزیشن د مشرانو د کردار هم ستائنه کوؤ، مونږ د اقتدار د مشرانو هم ستائنه کوؤ چه د خپل تعداد نه چا سیوا اودرولی نه دی او یو فیصلے ته رسیدلی دی نو ښه به دا وی چه د اسمبلئ په فلور باندے خو هر چا اظهار خیال اوکړو خو د دے نه پس چه دوئ د اسمبلئ نه اوځی او دوئ یو دوه درے منټه خپلو کښے کښینی او په مشترکه طور باندے د دے خبرے اظهار اوکړی چه زمونږه ووټ او زمونږه امیدواران برابر دی نو که دا بهرنے پکښے هر څوک راځی، زید دے که بکر دے ، د دے سره زمونږ کار نشته خو چه کومو پارټو خپل خلق پخپله اودرولی دی نو دا خبره د آئین مطابق چه څنګه اوشوه چه هر سړی ته دا رائے حق حاصل دے خو جناب سپیکر صاحب، د رائے حق، د دے نه پس به ثاقب صاحب هم خپل یو قرارداد پیش کوی، په آئین کښے د رائے حق هم حاصل دے خو هر سړے د خپلے پارټئ د فیصلے پابند هم دے ، داسے آزادی چرته نشته زمونږ د آئین په رو سره چه پارټئ به ورته اودرولے یو وی او دے به ووټ بل له ورکوی او که چرے داسے ثابته شوه نو د دهٔ د اسمبلئ ممبر شپ ختمیدے شی، لهذا آئین د دے خبرے پابند کړے دے چه دے به د خپلے پارټئ پابندی کوی چه ترڅو پورے دا آئین دے ،

لهذا په دے بنیاد باندے دا مشکل دومره گران نه دے۔ که زمونږه ټول مشران کښینی او د خپل دوه منتهو صبر او د تحمل په بنیا خپلے یو فیصلے ته اورسی نو زما خیال نه دے چه دریمگړے سړے چه د چا به ووټ نه وی او هغه وائی چه زهٔ به شپاړس برابروؤم۔ اخر دا څه چیونگ گم خو نه دے ، دے به ئے تر کومے راکاږی چه د یو سړی د پاره د Proposer او د Seconder نوم نه وی، هغه هم ډیر په منتونه باندے گوری او هغه به بیا شپاړس برابروی او دا هم عجیبه خبره ده چه دلته د الیکشن کمیشن په بنیاد باندے هر سړے پولنگ ایجنټ کښیناستے شی، گنی چه هر یو امیدوار ته دا تاکید وے چه تهٔ به خپل ممبر پولنگ ایجنټ کښینوے نو کیدے شی چه Seconder او Proposer ئے وے خو ایجنټ به ئے نه وو ځکه چه مخامخ کښیناستل بیا د هغے نه هم گران دی نو دا به پته لگیده چه د سیر نه څو پخیږی خو بهر کیف دا روایت ختمول غواړی۔ اول خو هغه خلقو ته خواست کوؤ چه ستاسو ووټ نشته او په پیسو به اخلئ نو دا ضمیر به څه وائی؟ اول خو دا حق ادا کول غواړی چه یو سړے به صوبائی اسمبلئ ته خلقو رالیږلے وی او دے به ووټ خرڅوی، دا ووټ نه خرڅوی، دا قام خرڅوی، گنی د دهٔ به څه حیثیت وو چه دهٔ به ووټ خرڅولو خو قوم ورله ووټ ورکړے دے نو ځکه تر دے ځائے پورے راغلے دے ، (تالیاں) لهذا خرڅولو والا خو په هر قیمت باندے مجرم دے ، هغه که زید دے او که بکر دے ، که هغه په مونږ کښے میاں افتخار ولے نه دے؟ چه میاں افتخار ووټ خرڅوی، دے د دے قابل نه دے چه اسمبلئ ته راشی، دے د په خپل سر باندے ځان خو خرڅ کړی، د دوه پیسو به زما حیثیت نه وی او زهٔ به راځم او په کروړونو به ځان خرڅوؤم ځکه چه عوامو رانه سړے جوړ کړے دے ، دا د هغه عوامو زهٔ توهین کوم چه چا زما نه سړے جوړ کړے دے۔ اول د ضمیر مطابق پکار خو دا ده چه هر سړے چه د بهر نه راغلے دے ، Seconder او Proposer ئے نشته او شپاړس به برابروی نو څوک به برابروی، په کوم ځائے کښے به ئے برابروی او په څومره خلقو کښے به شکوک و شبهات پیدا کوی؟ نو اول خو زمونږه اراده کلکه پکار ده چه په دے ځائے کښے څوک سورے کوی چه سوری کولو والا له اجازت ورنکړو او چه د کوم ممبر په ذریعه سورے کیږی نو پکار دا ده چه مونږه خو کم سے کم هغه ممبر ته خو دومره اووایو ، که تهٔ یو کس

ئے نو ټوله اسمبلی ولے بدناموے او د ټولے اسمبلئ څه ګناه ده چه د یو ممبر په سر باندے به ټوله اسمبلی ګناهګاریږی؟ نو زما یقین دے چه زما هغه ورور به هم چه دا یو ورځ پکښے پاتے ده، کم سے کم هغه ځائے ته به راشی چه په کوم ځائے کښے زما ضمیر، زما خدائے، زما رسول ﷺ او زما ایمان ما ته اجازت کوی چه زهٔ په هغه ځائے کښے اودریږم. هر سړے چه په خپل خپل ځائے کلک اودریږی. بل هغه سړے چه د بهر نه راځی، هغه ته هم یو ریکویسټ کوؤ چه تهٔ به په کومو سترګو دے قوم ته مخامخ کیږے، تهٔ به څه وایئے چه زهٔ په څه ممبر شوم، پارټی د نشته، د دے ځائے په حساب باندے، په حقیقت کښے ډومیسائل د دے ځائے نشته، د آئین په رو سره په دے ځائے کښے د اودریدو حقدار په هغه حیثیت نه جوړیږے. د سړی دوه حیثیته په یو ټائم نه شی کیدے یا به قبائل وی او یا به قبائل نه وی او په هغه حیثیت باندے به هغه راځی نو هغوی ته خواست کوؤ چه خدائے ته اوګورئ، د دے خاورے پیداوار یئ او د دے خاورے بچی یئ، کم سے کم داسے کار مه کوئ چه که تهٔ سبا یو هاؤس ته لاړ هم شے نو تهٔ به دے ضمیر ته څه وایئے چه دا زهٔ په کوم بنیاد باندے راغلے یم او په کوم حساب باندے راغلے یم؟ نو دا یو خواست مه دے. زهٔ یو ځل بیا دے پارلیمانی مشرانو ته، د اپوزیشن او د اقتدار چه دوئ یو دوه منته کښیني او دوئ په مشترکه طور یو دوه خبرے داسے اوکړی چه دے پریس والا ته خبره اوکړی، زهٔ درانی صاحب ته خواست کوم. زهٔ به د کوهستان په حواله باندے یوه خبره اوکړم د حکومت د طرفه چه په دیکښے شک نشته چه د کوهستان خاوره ډیره پر امن خاوره ده، دا هغه خلق دی چه دهشت ګردی ډیره په عروج شوه نو د کوهستان خلق کښیناستل او جرګه ئے اوکړه چه کم سے کم مونږ به خپلے خاورے ته دهشت ګرد نه پریږدو. هغه ورځ شوه او دا ورځ شوه چه په هر ځائے کښے دهشت ګرد شته او کارروائی کوی خو په کوهستان کښے نشته دے، دا د کوهستان خلقو ته کریډټ ځی او پکار ده چه زمونږ دا هاؤس هم د هغوی دے ته سلام اوکړی *(تالیاں)* چه هغوی په دومره ایمانداری په دے سخته کښے دغه کوی خو چه دا کومه واقعه شوے ده، دا د کوهستان په حواله نه ده شوے، دا د بین الاقوام او زمونږ د ملک هغه ناولے ایجنډے دی چه خلق ئے په یو نه یو شکل کښے سر ته رسول غواړی او په

دے ځائے کښے د دیوبندیانو او د بریلیانو په شکل کښے خلق جنګوی، دلته د پارټو په سطح خلق جنګوی، دلته خلق د شیعه او سنی په بنیاد جنګوی۔ مونږه د خدائے او د رسول او د کتاب یو منونکی خلق یو، په مونږ کښے اتفاق او اتحاد دے۔ دا خبره اول په بلوچستان کښے اوشوه۔ زهٔ په شیعه او سنی کښے فرق نه کوم، مونږ د خدائے او د رسول او د کتاب په بنیاد یو یو۔ مونږ مسلمانان یو، د دے خاورے اوسیدونکی یو، مونږه ورونړه یو، مونږ که دشمنان جنګوی، د دشمن به خدائے مخ توروی۔ مونږ په خپلو کښے جنګیږو نه، مونږ د دشمن پیژنو، مونږ دهشت ګرد پیژنو۔ که سنی مری، که شیعه مری، که دیوبندی وی، که بریلوی مری، انسان مری او د دهشت ګرد د لاسه مری، دهشت ګرد زما دشمن دے ، هغه ته به یو موتے یم، د هغه مخه به نیسم، زهٔ په خپلو کښے تقسیمیږم نه، نه د پارټو په شکل کښے او نه د فرقے په شکل کښے ، لهذا دا عالمانو ته خواست دے چه په دے وخت کښے سیاسی کردار دومره مهم نه وی ځکه چه سیاسی خلقو ته په هغه شکل باندے خلق دومره غوږ نه ایږدی څومره چه زمونږه د مذهب عالمانو ته په دے وخت باندے خلق غوږ ایږدی ځکه چه د فرقو خبره راشی او دلته کښے په خپلو کښے د دیوبندی او د بریلوی خبره راشی نو زما د عالمانو د خبرے وزن زیات دے۔ زهٔ هغه خپلو عالمانو ته خواست کوم چه په دے وخت کښے د د وروروَلئ او د خوشګوار موحول او د یو والی خبره د اوکړی چه په مونږ کښے خونریزی رانه شی، په مونږ کښے فسادات رانه شی او مونږ د دشمن ته او دهشت ګردو ته یو شو۔ ډیره مهربانی، شکریه۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ثاقب اللہ خان چمکنی صاحب،پلیز۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اودریږئ جی، دا ثاقب الله له مے فلور ورکړو، د هغوی نه پس به بیا اوکړئ۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، دا تاسو ته مونږ مخکښے ریکویسټ کړے وو جی۔ دلته که اپوزیشن لیډران صاحبان وو، که د ټریژری بنچز خلق وو، یوه خبره

هغوی ټولو کوله چه شفاف الیکشن د اوشی او Transparent د وی۔ سر، که تاسو اجازت راکړئ نو زهٔ به یو ریزولیوشن موؤ کول غواړمه جی، د Rule suspension د پاره به زهٔ ریکویسټ اوکړمه جی۔ مقصد د هغے دا دے جی، د هغے ریزولیوشن مقصد دا دے چه Recommendation په سینیټ، په پارلیمنټ، نیشنل اسمبلئ کښے دا اوشی چه دا سیکرټ بیلټ د د هغے نه Exclude شی سر، بیا به هم دغه مشران ناست وی جی، په هغے کښے به زما خیال دے چه درانی صاحب هم، د دوئ د پارټئ مشران به وی، طریقه کار به هم دوئ رااوکاږی خو مونږه وایو چه د یو قسم سفارش اوشی چه دا Chapter open شی چه دا Casting چه کوم دے ، دا Open وی چه مشرانو ته دا مسئلے نه وی نو سر، زهٔ ریکویسټ کوم جی، که تاسو مونږ ته اجازت راکړو جی۔ Honorable Mr. Speaker! I am requesting for relaxation-----

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب! ما له موقع راکړئ، زهٔ اول خبره کومه جی۔

جناب سپیکر: نه، اوس درکومه جی خو اودریږه چه Rule خو Relax کړمه کنه، بیا به پرے خبره اوکړئ کنه تاسو۔ نه، په دے پسے-----

(شور)

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب! زمونږ په دیکښے لږ تحفظات دی۔

جناب سپیکر: نه، تاسو به ئے مخالفت اوکړئ کنه۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب!

قائد حزب اختلاف: نه جی، د مخالفت خبره نه ده، دا د آئین خبره ده، په آئین کښے به څنګه-----

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! نه نه جی۔

جناب سپیکر: ثاقب الله خان!

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! زهٔ یو ریکویسټ کوم جی۔

جناب سپیکر: ثاقب اللہ خان، ثاقب اللہ خان، میں اس پر ایک بات کرونگا، کاش آپ اٹھارہویں یا بیسویں ترمیم منظور ہونے سے پہلے یہ بات ہاؤس میں لاتے تو آج تمام لیڈرز اور پارٹیوں کیلئے بہت بڑی آسانی ہوتی۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! زۂ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اور ہم سب جو انتہائی، خدانہ کرے، خدانہ کرے کہ کوئی غیر متوقع نتائج بلکہ بڑی شرمندگی سے ساری پارٹیاں اور سب لوگ بچ جاتے اور یہ ترمیم اس وقت اٹھارہویں یا بیسویں ترمیم میں ہو جاتی نا تو یہ بہت بڑی بات ہوتی لیکن آپ کے ذہن میں بلکہ کسی کے بھی ذہن نہیں تھا، ابھی اس پر بحث کرتے ہیں جی، پاس ہونے سے پہلے بحث کرینگے۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں، خیر ہے جی، میں آپ کو موقع دے رہا ہوں، آپ کیا چاہتے ہیں؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، زۂ د Rule relaxation د پارہ ریکویسټ کومہ۔۔۔۔۔

(شور/ قطع کلامیاں)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: خو د هغے نه مخکښے زۂ یو ریکویسټ۔۔۔۔۔

(شور/ کلامیاں)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، زۂ یو ریکویسټ کولے شمه جی؟

جناب سپیکر: اودریږه، یو منټ اودریږه، دوئ به پرے خپلے خبرے اوکړی۔ اکرم خان درانی صاحب۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اودریږه، اپوزیشن لیډر به پرے خپلے خبرے اوکړی۔ جی اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: محترم سپیکر صاحب، آپ کا بہت شکریہ جی۔ یہاں پر ہم بیٹھے ہیں جی تو میرا انتخاب As MPA آئین کے مطابق ہوا ہے، مجھے وہاں پر کسی نے اپنے حلقے میں ووٹ ڈالے ہیں جی، اس پر میرا اور میرے مدمقابل کا مقابلہ ہوا ہے تو وہ بھی آئین کے مطابق ہوا ہے۔ آپ کا انتخاب تو نہیں ہوا، ہم نے آپ کو اور اس چیئر کو اسلئے عزت دی کہ آپ دونوں طرف ایک ہی نظر سے دیکھیں گے اور یہاں پر آئین کا

تحفظ ہوگا۔ابھی سب سے پہلے تو یہ کہ ثاقب صاحب مجھے بڑے عزیز ہیں اور یہاں پر اچھے پارلیمنٹیرین ہیں اور ہمیشہ یہاں پر انہوں نے ان چار سالوں میں جو کچھ کام کیا ہے، وہ بھی نمایاں ہے۔یہاں پر بشیر بلور صاحب نے بات کی، پہلے میں اس کی وضاحت کرونگا،انہوں نے کہا کہ ہم گئے، میں شکریہ ادا کرتا ہوں، میں نے میڈیا پہ بھی ادا کیا تھا، میں نے چیف منسٹر صاحب کو بھی فون کیا تھا اور یہ ان کا بڑا پن تھا کہ وہ ہمارے پاس اپوزیشن کی طرف آ گئے۔ میں نے ان سے کہا کہ ہم یقیناً چاہتے ہیں کہ یہ بالکل Unopposed ہو لیکن جب انہوں نے میرے سامنے بات رکھی کہ آپ کو ہم ایک دے دینگے جو جنرل سیٹ آپ کا حق بنتا ہے،آپ کے چودہ ہیں یا پندرہ ہیں تو میں نے ان سے کہا کہ یہ تو میرا حق بنتا ہے لیکن میں چار ووٹ ڈالتا ہوں۔ایک میں ڈالتا ہوں ٹیکنوکریٹ کیلئے،ایک میں ڈالتا ہوں فیمیل کیلئے اور ایک میں ڈالتا ہوں اقلیت کیلئے، اب تو یہ میری اپنی نکلتی ہے، اس میں گورنمنٹ کی میرے ساتھ کیا Favour ہے اور جب آپ کو میں چار اور تین ووٹ دونگا تو اس کے بدلے میں اپوزیشن کو آپ کیا دے رہے ہیں؟اس کے بعد پھر دوبارہ میری وزیر اعلیٰ صاحب سے بات ہوئی، میں نے فون کیا تھا،انہوں نے پھر میرے ساتھ بات کی، پھر یہ بات میں نے اپوزیشن کے سامنے رکھی کہ وہ دو جنرل سیٹس دینے کیلئے تیار ہیں تو اپوزیشن نے کہا کہ ہم 32 ہیں، ساری اپوزیشن اگر آپ دیکھیں تو یہاں پر ہم 32 ہیں، پیپلز پارٹی 35 ہیں یا 32 ہیں، پیپلز پارٹی یہاں پر میرے خیال میں 31 ,30 ہیں۔ابھی پیپلز پارٹی جو الیکشن لڑ رہی ہے، وہ لڑ رہی ہے تین جنرل سیٹس پہ۔ابھی میں اس پہ بھی آتا ہوں کہ آپ نے کس کو لایا، کس نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا اور بعد میں کیوں اس کو بھگایا؟اس پر میں بعد میں آؤنگا (تالیاں) لیکن بات یہ ہے جی کہ ہم نے گورنمنٹ کو بڑی مؤدبانہ درخواست کی کہ ہماری اپوزیشن کو آپ اتنا حقیر نہ سمجھیں، ہمارے ساتھ آپ شفقت والا معاملہ کریں اسلئے کہ آپ بڑے ہیں اور بڑے پن کی بات کریں۔ابھی پیپلز پارٹی لے رہی ہے ایک فیمیل،ایک ٹیکنوکریٹ اور دو جنرل سمجھیں یا تین ہیں۔ابھی اس پہ میں بعد میں آؤنگا کہ یہ جو آفریدی صاحب آئے ہیں، وہ کس کا تھا، کدھر گیا، کیوں ہے؟اس پہ میں ضرور بات کرونگا۔ ابھی اگر وہ 31 پر اس کے حقدار ہیں کہ وہ ٹیکنوکریٹ کو بھی نکالیں، وہ تین جنرل کو بھی نکالیں اور ایک فیمیل کو بھی نکالیں تو اپوزیشن کو آپ کس طرح صرف دو جنرل دیتے ہیں؟ پھر انہوں نے کہا کہ آپ جنرل پہ مقابلہ کریں، میں نے کہا کہ ہم تو اس شرمندگی سے بچنے کی کوشش کر رہے ہیں، اگر ہم ٹیکنوکریٹ پہ مقابلہ کرینگے، ہم فیمیل پہ مقابلہ کرینگے، ہم اقلیت پہ مقابلہ کرینگے تو وہی بات سامنے آئیگی کہ کوئی ادھر گیا،

کوئی ادھر گیا۔ اگر واقعی ہم اپنے آپ کو اس سے بچانا چاہتے ہیں تو پھر ٹیکنوکریٹ، اقلیت سے لیکر فیمیل اور جنرل پر بیٹھ کر اپوزیشن اور گورنمنٹ کوئی وہ کریں۔ اپوزیشن کا اپنا حجم ہے، ہم کبھی بھی اضافی درخواست نہیں کریں گے۔ ہم کیوں کریں؟ ہم اس چیز کو جانتے ہیں، ہم اپنی حیثیت کو بھی جانتے ہیں اور اپنے آپ کو بھی۔ اگر وہ پانچ نکالتے ہیں تو ہمارے جو32ارکان ہیں، وہ کوشش کریں گے کہ کم از کم چار کو نکالیں، ہمارا بھی حق ہے تو اسی لحاظ سے ان کی بات جو تھی، اگر ایک پارٹی30 ,31 پر چار کو نکالتی ہے، تو پھر میری تو اس حد تک کوشش تھی، یقین جانیئے کہ آپ کے بعد پھر مولانا فضل الرحمان صاحب اور زرداری صاحب کی بھی اس پر بات ہوئی۔ مولانا صاحب نے مجھے کہا کہ آپ اسلام آباد آئیں، وہاں پر پیپلز پارٹی کا وفد میرے پاس آیا، اس میں لیاقت شباب صاحب تھے، اس میں سردار علی خان تھے، اس میں قیوم سومرو تھے، اس میں پیپلز پارٹی کے کچھ اور ساتھی بھی تھے۔ میں نے ان سے یہی درخواست کی کہ ہم جوڑنا چاہتے ہیں، ہم اس مسئلے کو چھوڑنا نہیں چاہتے۔ یقین جانیئے، خواہ وہ گورنمنٹ پیپلز پارٹی اور اے این پی کی مشترکہ حیثیت سے ہو یا پیپلز پارٹی اور ان کی اپنی ہو، ہم تو کبھی بھی اس سے انکاری نہیں ہیں، اس کے سامنے بھی میں نے یہی بات رکھی کہ اس پر بھی اگر آپ ہمیں، پیپلز پارٹی سے میں نے بات کی کہ ہماری ایک ایم پی اے قانون کے مطابق Elected ہے، جس کا نام نعیمہ کشور ہے، مردان کی ہیں اور وہاں پر عدالت نے بھی ہمارے حق میں فیصلہ دیا ہے لیکن الیکشن کمیشن نے ان کا نوٹیفیکیشن رکوایا ہے۔ اگر آپ ہماری اس فیمیل کو ادھر آپ سینیٹ میں لائیں تو ہمارا اور پیپلز پارٹی کا معاملہ ختم ہو جائے گا اور آپس میں ہم پھر اس الیکشن کو بھی Unopposed کر سکتے ہیں لیکن میں نے ساتھ یہ بھی بات کی کہ ساری اپوزیشن کو بھی اس میں اعتماد میں لینا ہے، میں اکیلے آپ کے ساتھ یہ بات نہیں کر سکتا تو نہ تو ہم نے حجم سے زیادہ بات کی ہے اور نہ ہم اپنا قد کاٹھ دیکھتے ہوئے کوئی اس طرح بات کرتے ہیں۔ ابھی میرا ثاقب اللہ خان صاحب۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ابھی اکرم خان درانی صاحب!۔۔۔۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: ثاقب اللہ خان صاحب جو بات لائے ہیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ابھی آپ لوگ اگر اس بات پر بات کریں گے تو کل صبح تک بھی یہ بحث ختم نہیں ہو گی۔ میں نے آپ کو موقع دیا ہے۔۔۔۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: محترم سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: میں نے آپ کو موقع دیا ہے کہ رات کو آ جائیں، ادھر بیٹھ جائیں، آپ میرے ساتھ دعوت پر آ جائیں، ادھر بیٹھ جائیں اور آپ اس پر ادھر بات کریں۔ ابھی ذرا مجھے اجلاس کی کارروائی آگے بڑھانے دیں۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ایک کاپی لیڈر آف دی اپوزیشن کو دے دیں، یہ آپ دیکھ لیں تو آپ پڑھ لیں گے نا، وہ والی بات نہیں جو آپ بتا رہے ہیں۔۔۔۔۔

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی ظاہر علی شاہ صاحب۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یہ جو آپ غیر آئینی بات کر رہے ہیں، پڑھ لیں تو آپ کو پتہ چل جائے گا کہ کیا چیز ہے؟

وزیر صحت: شکریہ، جناب سپیکر۔ محترم درانی صاحب نے ابھی ووٹوں کی جو Numerical strength کے بارے میں بات کی، درانی صاحب ہمارے محترم ہیں، اگر وہ اپوزیشن کو اکٹھا کر کے 32 گنتے ہیں تو یہ اس کو کیوں تصور نہیں کرتے کہ پاکستان پیپلز پارٹی اور اے این پی بھی اکٹھی ہیں (تالیاں) اور ان کی جوائنٹ حکومت ہے (تالیاں) اور ان کی Strength بنتی ہے 83, 84۔ اب اگر محترم درانی صاحب کی بات کو ہی لے لیتے ہیں تو اس Strength کو اگر دیکھا جائے تو یہ اگر 28 یا 32 کی بات کر رہے ہیں تو 32 پر تو نہ ٹیکنوکریٹ بنتا ہے، نہ لیڈی بنتی ہے اور نہ ان کی اقلیت کا بنتا ہے تو یہ تو ایک Simple mathematics ہے، اس کے اندر تو کوئی بڑی بات نہیں ہے اور جہاں تک انہوں نے ایک بات کی اور اس طرف بھی اشارہ کیا کہ ہم نے Three candidates کھڑے کئے ہیں۔۔۔۔۔

ایک آواز: بالکل۔

وزیر صحت: پیپلز پارٹی نے Three candidates ضرور کھڑے کئے تھے اور پیپلز پارٹی نے اپنے Candidates withdraw کئے، جس کی طرف یہ اشارہ کر رہے ہیں، نہ وہ کبھی ہمارا Candidate تھا اور نہ کبھی ہم نے اس کو Own کیا ہے۔ (تالیاں) اب وہ اخبار میں اپنی کوئی خبر لگا دیں کہ

ہمیں پیپلز پارٹی سپورٹ کر رہی ہے تو ہم نے پہلے دن سے اس کو Disown کیا اور آج فلور آف دی ہاؤس پر میں پھر کہہ رہا ہوں کہ ہمارا وہ کبھی بھی Candidate نہیں تھا۔ Thank you very much۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، دا زما لږ۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر!

جناب سپیکر: یو منټ، یو منټ، دا اسرار الله خان هم پرے څه خبره کوی۔ جی اسرار الله خان۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ سر، میں مشکور ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ قرارداد اچھی ہے لیکن اگر اپوزیشن لیڈر اور سارے پارلیمانی لیڈرز صاحبان اس کو متفقہ لے آئیں کیونکہ سر، اگر دیکھا جائے تو اس الیکشن پر اس قرارداد کا کوئی اثر نہیں پڑنے والا اور یہ اگر Effect لے گی، جب آئین Amend ہوگا تو تب یہ اثر لے گی اور پھر اس کے نیچے طریقہ کار بنے گا اور یہ پھر ہوگا، لیکن جیسا کہ آپ نے کہا کہ اگر بیسویں ترمیم کے وقت ہم یہ لے آتے تو اس میں اس کا ایک Scope تھا۔ ابھی یہ اقوام متحدہ کی سو قراردادوں کی طرح ایک قرارداد ہوگی جو کہ سرد خانے کی نذر ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: بس آپ کی، آپ کی۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ایک منٹ، آپ سب ذرا بیٹھ جائیں۔ اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب! یہ آپ نے اچھی بات کہی، اس میں کوئی، (مداخلت) میں کر رہا ہوں نا، آپ بیٹھیں، میں ذرا اچھے (مداخلت) اچھے Environment کے ساتھ ہو جائے تو اچھی بات ہے کہ اس اسمبلی کی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان، پلیز۔ میں تو ایک اچھی نیت کے ساتھ وہ کرنا چاہ رہا ہوں۔ جی بسم اللہ۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زما ریکویسټ دا دے چه دا قرارداد لکه تاسو پخپله اووئیل چه که دا په 18th، 19th یا په 20th amendment

کبنے شوے وے نو ډیرے مسئلے به دے آنریبل لیډرشپ ته نه وے جی۔ سر، زمونږ ریکویسټ دا دے چه دا قرارداد خالی سفارش دے، فرض کړه که دا تاسو ټول سپورټ کړئ، Unanimously ئے دوئ ټول پاس کړی نو دے هاؤس له خو هسے هم Unanimous راغلو سر، په هغے کبنے د دستخطو ضرورت خو نشته دے، البته که دوئ وائی چه مونږ ته کریډټ ملاؤ شی نو بالکل شل ځله د اوشی خو چه کله یو ځل Unanimously پاس شو نو په دیکبنے د ټولو کریډټ دے، زما ریکویسټ دا دے سر چه ما له اجازت راکړئ۔ Sir, I am requesting for relaxation of rule 124 under rule 240 so that I may move my resolution in this august House.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Member to move his resolution? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The honorable Member is allowed to move his resolution.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب،-----

جناب سپیکر: مفتی صاحب! پرهاؤ د نکړو، صرف سفارش دے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زهٔ به بیا هم سر! زهٔ به بیا هم-----

(شور)

جناب سپیکر: مخالفت ئے اوکړئ کنه، مخالفت کرلیں خیر ہے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زهٔ به بیا هم د موؤ کولو نه مخکبنے ریکویسټ کوم چه دا سفارش دے جی او چه کله 18th، 19th، او 20th amendment زمونږه مخامخ اوشو نو په هغے کبنے د ټولو پارټیانو مشران وو، د دوئ نه بغیر نه کیږی سر، نو امید دا دے، مونږه دا ټول د کرپشن خلاف او د هارس ټریډنګ خلاف یو، Unanimous که دا اولیږئ نو ډیر به ښهٔ وی جی۔

This Assembly recommends to the Parliament, the National Assembly and Senate, to amend Article 226 of the Constitution in order to exclude Senate election on secret ballot as in case of Prime Minister and the Chief Minister. This Assembly believes that the propose amendment will not only enhance transparency in the Senate elections but also discourage horse-trading. Thank you very much, Mr. Speaker.

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> جی پیر صابر شاہ صاحب۔

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> جناب سپیکر، اس قرارداد کے پیچھے نیت ٹھیک ہے، نیت سے مجھے اختلاف نہیں لیکن اصل بات یہ ہے کہ سینیٹ الیکشن میں ووٹ کھلے پڑیں گے تو اس میں تو حکومت کا ایک پریشر ہوتا ہے، ایک دباؤ ہوتا ہے اور اس دباؤ کے نتیجے میں میرے خیال میں کوئی بھی آزاد رکن آزادانہ فیصلہ کرنے کے قابل ہو گا۔ اگر اس کو اس طرح کیا جائے، امنڈمنٹ ایسی لائی جائے کہ Proportional اس پہ جو پارٹی (مداخلت) نہیں نہیں، لائیں، ہمیں تو آج بھی فرق نہیں پڑتا، دس دن بعد لاتے ہیں لیکن اگر Proportional اس پر اس کیلئے ایک ڈرافٹ، اپوزیشن لیڈر ہوں، ہم سب مل کے ایک ڈرافٹ اگر تیار کر لیں اور ایک Proportionate، ایک فارمولہ دے دیں کیونکہ یہ چیز جو ہے، یہ بڑی سنجیدہ بات ہے اور اس کو ہمیں اس طرح نہیں لینا چاہیئے۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> زۀ یو عرض کوم جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> یو منٹ، یو منٹ اودریږه، خیر دے مفتی صاحب هم پرے دوه خبرے اوکړی، بیا به ستاسو اخرنئ خبره وی۔ جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> شکریہ، جناب سپیکر۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ میں ایک قرارداد لایا تھا اور اس کے اندر میں نے ایک درستگی دی تھی کہ ہمارے آئین کے اندر لفظ پختونخوا آیا ہے اور اس میں یہ غلطی ہے کہ یہ 'Pu' ہونا چاہیے تھا 'Pa' نہیں ہونا چاہیئے تھا، پھر اس کے ساتھ میں نے یہ کہا کہ 'پختون' کو الگ کر دیا جائے اور 'خوا' کو الگ کر دیا جائے۔ جب یہ قرارداد میں لایا تھا تو سیکرٹریٹ نے مجھے یہ قرارداد واپس کر دی اور یہ بتادیا کہ چونکہ یہ قومی اسمبلی کی بزنس ہے، لہذا صوبائی اسمبلی اس کی بزنس پر کوئی قرارداد یا کوئی اور بزنس نہیں کر سکتی۔ اب جب یہ بات ہے کہ ہم وہاں کوئی ترمیم نہیں کر سکتے، اس سے ضروری تو یہ ہے

کہ میرے نام کو ٹھیک کیا جائے۔ میرا نام ہے 'Khyber Pakhtunkhwa'، اس کے اندر تین غلطیاں ہیں اور 'Khyber' لکھا ہوا ہے حالانکہ اس کو 'ar' ہونا چاہیئے، یہ 'Khybar' ہے، 'Khyber' نہیں ہے اور 'Pakhtun' نہیں ہے 'Pukhtun' ہے، 'Puk'، تو میری قرارداد تو واپس ہو گئی ہے اور مجھے یہ بتایا گیا کہ میں قومی اسمبلی کی قانون سازی پر کوئی امنڈمنٹ نہیں کر سکتا۔ اب یہاں پر یہ کہتے ہیں کہ سیکرٹ بیلٹ کو ہٹا دیا جائے اور اس کی جگہ کھلے عام دے دیا جائے۔ ان کی نیت پر تو میرے خیال سے کوئی شک نہیں کرے گا لیکن آخر ایک ایم پی اے جو بہت معزز آدمی ہے، اس پر آپ اطمینان کیوں نہیں کرتے کہ آپ نے چار سال حکومت کی ہے، وہ آپ کی رائے کے مطابق انشاء اللہ دے گا۔ جب آپ بداعتمادی سے لائیں گے تو یہ صرف ایک نہیں ہے، تمام جو ایم پی ایز ہیں، ان پر بداعتمادی ہو گی اور جناب سپیکر، اب یہ قرارداد اکثریت سے پاس کر لیں گے لیکن اس قرارداد کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ کل کیلئے امنڈمنٹ نہیں ہونی، یہ اگلی آئینی ترمیم کے اندر اگر ہمارے بڑے لائیں تو اچھی بات ہے۔ میں ثاقب اللہ خان کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس میں کوئی شک نہیں، آپ بھول جاتے ہیں، آپ کا تعلق عوامی نیشنل پارٹی سے ہے اور عوامی نیشنل پارٹی کی Alliance ہے پیپلز پارٹی کیساتھ اور ان کی وہاں حکومت ہے تو آئینی طور پر آپ وہاں لاتے، ہمیں کیوں بلڈوز کرتے ہو، ابھی آپ کیوں لاتے ہو؟ برائے مہربانی جس طرح بدنامی ہو گئی تھی کہ ہم نے وہ صدارتی ووٹ دکھائے تھے اور ہمارے اوپر اخباروں میں کالم لگ گئے تھے اور بہت سارے کالم نگاروں نے ہمارے اوپر کالم لکھے ہوئے تھے، پھر کل یہ بدنامی ہو جائے گی کہ خیبر پختونخوا کی پارٹیاں اپنے ایم پی ایز پر اعتماد نہیں کرتیں اور ان کے ضمیر کے خلاف فیصلہ کرتی ہیں۔ (تالیاں)

میں کم از کم ایک عزت دار آدمی ہوں اور ہر ایک آدمی کو میں عزت دار سمجھتا ہوں۔ میرا یہ خیال ہے، میرا یہ خیال ہے کہ اگر جمعیت علماء اسلام سینیٹ کیلئے امیدوار کھڑا کرتی ہے، میرا مذہبی فریضہ ہے، میرا اخلاقی فریضہ ہے کہ میں اس کو سپورٹ کروں، میں اس کے خلاف نہیں دونگا لیکن میری نیت پر کیوں شک کیا جا رہا ہے اور اس کو ایسا کیوں کہا جائے کہ یہ ہارس ٹریڈنگ ہے؟ یہ ہارس ٹریڈنگ نہیں ہے، یہ ایم پی اے کو بلیک میل کیا جا رہا ہے۔ ایک وزیر اعلیٰ بیٹھا ہو گا، جو ایم پی اے کو بلیک میل کرتا ہے، اگر آپ نے میری مرضی کے مطابق ووٹ نہیں دیا تو آپ کی سیٹ بھی خطرے میں ہو گی، آپ کو ہم وہ فنڈ بھی نہیں دیں گے، ترقیاتی کام بھی نہیں دیں گے تو کیوں ضمیر پر آپ ڈاکو بٹھاتے ہیں، ضمیر کی آواز پر آپ کیوں قدغن لگاتے

ہیں؟ خدا کیلئے ضمیر کو آزاد کرو، خدا کیلئے ضمیر کے خلاف فیصلہ نہ اٹھاؤ۔ اگر آپ ضمیر کے خلاف فیصلہ اٹھائیں گے تو تاریخ میں آپ کا نام بہت برا آ جائے گا۔ جناب سپیکر، بہت شکریہ۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ما لہ لږ ټائم را کړئ جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر!

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! زۀ جواب ورکړمہ جی؟

جناب سپیکر: اودریږہ، اودریږہ جی، تۀ بہ اخرنے Winding up کوے، ستاسو ریزولیوشن دے۔ جی اسرار اللہ خان۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ سر، میں مشکور ہوں اور سر، میری یہ خواہش ہو گی کہ یہ قرارداد متفقہ آ جائے کیونکہ سر، یہ ہمارے پریس کے دوست بیٹھے ہیں، اگر آج ہم اس چھوٹے سے مسئلے پر، قرارداد پر متفق نہیں ہو سکتے تو یہاں پر ہم نے جو بڑی بڑی باتیں کی ہیں کہ سسٹم 'ٹرانسپیرنٹ' ہونا چاہیئے، ضمیر کے مطابق ہونا چاہیئے تو ہم ان کو کیا Message دے رہے ہیں؟ ایک ہاتھ پر ہم آواز اٹھا رہے ہیں، دوسری سائڈ ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ ایسا نہ ہو اور طریقہ کار جوں کا توں ہو۔ سر، میری یہ گزارش ہو گی کہ اپوزیشن لیڈر صاحب یا پیر صاحب کے جو خدشات ہیں، وہ یہ ہیں کہ ہم پہ کوئی Moral obligations کل کیلئے آ جائیں گی کہ آپ نے چونکہ کل قرارداد پاس کی ہے تو کل کا جو، مطلب ہے کل 2 تاریخ کو جو الیکشن ہونے والا ہے، اس کیلئے بھی آپ مہربانی کر کے ہمیں سپورٹ کریں اور آئین تو اپنے ٹائم پر Amend ہو گا، آپ اور ہم یہ پراسس ابھی سے شروع کر دیتے ہیں۔ سر، میری یہ گزارش ہو گی کہ اگر ہم اس میں Free findings کریں، اس میں یہ طریقہ کار کر لیں کہ یا تو اس کو ہم Amend کر لیں اور اس طریقے سے Amend کر لیں کہ دونوں میں جو تضاد ہے، وہ ختم ہو جائے کہ However this resolution will not have any moral or technical obligation on the Senate election which are proposed for 2nd March، اس سے یہ ہو گا کہ ان کے خدشات کا بھی ازالہ ہو جائے گا اور یا پھر سر، میری یہ گزارش ہو گی کہ اس کو ڈیفر کر کے 3 تاریخ کو لے جائیں کیونکہ اگر ہم متفقہ لے آئیں تو کم از کم قانون کی حیثیت رکھے گی۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی بی بی، سعیدہ بتول ناصر صاحبہ۔ مائیک آن کریں بی بی کا۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، یہ جو بھی نیت ہو، ثاقب صاحب جو قرارداد لائے ہیں، نیت بے شک اس کے پیچھے جو بھی ہو، اگر ہمارے مفاد میں ہو، عوام کے مفاد میں ہے تو اس قرارداد پر آج کیوں مصر ہیں کہ آج ہی لائیں؟ اب کل الیکشن ہے، یہ ٹھیک ہے کہ Moral پھر ایک Obligation آجاتی ہے ہر ممبر پر، تو بعد میں بھی آسکتی ہے۔ میرا یہ مؤقف تھا کہ بعد میں ہفتے کو 3 تاریخ کو جیسا کہ اسرار صاحب نے کہا ہے تو آج اس کو نہیں لانا چاہیئے، یہ تو کل اب الیکشن ہے، بعد میں آجائے یہ قرارداد۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: جناب سپیکر!

میجر ریٹائرڈ بصیر احمد خٹک: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، تاسو هم په دے قرارداد خبره کوئ؟

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، زما ریکوسٹ دے چه قرارداد دوئ پیش کړے دے، هغوی خبرے اوکړے، دوئ به یو څو خبرے اوکړی او بس بیا به خبره ختمه شی۔ مهربانی اوکړئ، بس دے، په دے باندے د نورے خبرے نه کوی جی۔

جناب سپیکر: هم دا وایم کنه جی خو۔۔۔۔

میجر ریٹائرڈ بصیر احمد خٹک: جناب سپیکر صاحب! هم په دے باره کښے زۀ یو څو خبرے کوم۔

جناب سپیکر: ہں جی؟

میجر ریٹائرڈ بصیر احمد خٹک: زۀ یو خبره کول غواړم۔

جناب سپیکر: نه، په څه باندے؟

میجر ریٹائرڈ بصیر احمد خٹک: هم په دے باره کښے۔

جناب سپیکر: بصیر خټک صاحب۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اودریږه، په دے پسے بیا تاسو، په دے پسے تاسو۔۔۔۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: جناب سپیکر صاحب! ما له یو منټ را کړئ۔

جناب سپیکر: بنه جی، دے اول مخکښے یو دوه خبرے اوکړی نو بیا تاسو اوکړئ۔

میجر ریٹائرڈ بصیر احمد خٹک: سپیکر صاحب، ډیره مهربانی، ډیره ډیره شکریه۔ سر، زهٔ ستاسو په توسط د دے معزز ایوان د ټولو مشرانو بشمول د اکرم درانی صاحب اپوزیشن لیډر، پارلیمانی لیډرز، د کولیشن پارټنرز او د ټولو مشرانو شکریه ادا کوم چه سبا له زمونږ کوم د سینیټ الیکشن راروان دے، د هغے د شفافیت په حقله ټول خپل خپل Concerns او تحفظات لری۔ سر، زما یو ریکویسټ دا دے چه دا کومے خبرے اترے چه راغلے، په دیکښے Dichotomy ده او Dichotomy دا ده چه باوجود د دے چه سبا به دا اسمبلی هال پولنګ سټیشن وی او په پولنګ سټیشن کښے د ننه د کیمرو د لګولو سفارش کیږی چه د کیمرے سترګے د هم دا اووینی، د میډیا ملګری او مشران د هم په دیکښے دغه وی حالانکه چه Secret balloting وی نو په هغے کښے د کیمرے یا د میډیا د کوریج زهٔ وایم چه دا به د آئین خلاف ورزی وی، ورسره هم دغسے زمونږ نور مشران د دے مقصد د پاره چه دا الیکشن د په صحیح او 'ټرانسپیرنټ' طریقے سره اوشی نو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میجر صاحب کچھ اور اشارہ بھی کر رہے ہیں، ایک طرف۔۔۔۔۔

میجر ریٹائرڈ بصیر احمد خٹک: هم د هغے د پاره، هم د هغے د پاره دا وائی چه یره دا الیکشن د اوپن اوشی چه د چا څه خدشات نه وی او څوک د خپل ضمیر سودا اونکړی او په حقیقت سره چه هغه د قوم نه، د خپلو حلقو نه کوم مینډیټ راوړے دے او د کومے پارټئ د ډسپلن پابند وی، د هغے خلاف ورزی اونه شی بلکه د هغے وفا او دغه د یقینی جوړه شی نو ولے نه د پاره د دے چه نورے قسما قسم خلاف ورزئ مونږه اوکړو، ولے نه که په دے طریقه دا شفاف جوړیدے شی نو زمونږ د اپوزیشن او د کولیشن پارټنرز دا ټول مشران د کهلاؤ کښینی او هر سړی ته به پته اولګی چه څوک څه کوی، څه ورته کول پکار دی، څه کوی او څه ئے اوکړل؟ نو زهٔ وایم چه دا به بهتره وی او په دے باندے زیات دغه نه دی کول پکار، دغه زما منشاء ده۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جی عالمگیر خان، عالمگیر خلیل صاحب۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: ډیره شکریه۔ جناب سپیکر صاحب، مفتی صاحب هم خبرے اوکړے، درانی صاحب هم خبرے اوکړے، پیر صاحب هم اوکړے، ټولو پارلیمانی لیډرانو اوکړے، په دے قرارداد به زۀ څه نه وایم خو زۀ یو تجویز ورکومه چه زمونږ دا ټول پارلیمانی لیډران د په دے ایوان کښے د خدائے په نوم حلف اوچت کړی چه په پیسو به ووټ نه اخلو، مونږ ته منظوره ده۔ دا د ټول اووائی چه څومره پارلیمانی لیډران دی چه د خدائے په ذات به قسم خوری چه مونږ به په پیسو ووټ نه اخلو، بیا به د غل او د هر څه پته به اولګی چه غلا په چا کښے ده، دا پته به د دے نه اولګی چه غلا په چا کښے ده؟ (تالیاں) اصلی خبره دا ده، اول به زمونږ پارلیمانی لیډر پاڅی، قسمیه به وائی، بیا به پیر صاحب پاڅی او درانی صاحب به پاڅی چه د خپل نه علاوه به زۀ په پیسو نه اخلمه۔ سپیکر صاحب، د افسوس مقام دا دے چه مونږ د مخکښے نه نه وے خرڅ شوے نو نن به ولے د بهر یو آفریدے راتلو، کوم چه په پیسه باندے راځی نو چه اوئے ګورے، هغه به د سمګلر بچے وی، ټول د سمګلرو بچی راغلی دی چه کوم په پیسه راغلے دے، چه کوم په پیسه راغلے دے، د هغه سره اوګوره نو د Black money ده، پاکو پیسو والا قسم په خدائے که راځی او نه 34 کروړ روپئ د چا سره شته۔ دے ټولو لیډرانو ته زۀ یو خواست کوم چه تاسو په دے هاؤس کښے حلف اوچت کړئ چه مونږ د خدائے په ذات قسم خورو چه په یوه روپئ به هم ووټ نه اخلو، تۀ ګوره چه بیا څوک خرڅیږی؟ دغه دوئ ته زما یو تجویز وو جی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی جناب ثاقب اللہ خان! Please wind up کریں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی۔ سر، زما یو ریکویسټ دے جی، که دا جاوید صاحب راته لږ ټائم راکړی جی، زما یو ریکویسټ دے جی۔

جناب سپیکر: یار بس Wind up کردیں،۔ نماز کا وقت قضاء ہو رہا ہے۔ منور خان نماز کیلئے اشارے کر رہے ہیں، بری بات ہے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! اجازت دے سر؟

جناب سپیکر: جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، دا سے دہ جی چہ پہ دیکبنے یو دوہ خبرے اسرار خان، اسرار خان صاحب زمونږہ قابل ترین پارلیمنټرین دے، مونږہ چہ راغلو نو پہ دے دغہ کبنے د دوئ نہ مونږہ ډیر څہ ایزدہ کړی دی خو سر، دا کیدے شی چہ د یو شی قانون نہ وی جوړ شوے او پہ هغے باندے عمل اوشی؟ مونږہ خو خالی سفارش کوؤ لګیا یو سر، It is only recommendation، سفارش کوؤ جی۔ پہ سفارش باندے خو بہ پہ دے اسمبلئ کبنے کوم دا سے کس وی چہ هغہ بہ بیا سبا راپاڅی چہ نہ، نن سفارش شوے دے چہ کوم زمونږہ پہ Jurisdiction کبنے هم نہ دے او هغہ تاسو چہ دے، اوس پہ دے باندے Moral دغہ جوړیږی۔ سر، دا سے څہ نہ کیږی، دا د فیوچر د پارہ دے، دا د اوس د پارہ نہ دے۔ زمونږہ مفتی صاحب خبرہ اوکړہ جی چہ مونږہ پہ خپل دغہ باندے اعتبار نہ کوؤ جی۔ سر، تاسو اوګورئ، تاریخ څہ وائی، تاریخ څہ وائی؟ تاسو شروع کړئ د ضیاءالحق د ډکټیټرشپ نہ او تر نن ورځے پورے راشئ، د خدائے فضل سرہ زمونږہ دا واحد دغہ دہ چہ پہ ممبرانو پسے دغہ نہ دے شوے، د هغوی خلاف د Disqualification د پارہ کیس نہ دے تلے باقی پہ کوم کبنے نہ دی شوی؟ دا اخبارونہ ترے ډک دی، دا ولے ډک دی؟ نن دا 'نیوز' اخبار اوګورئ، نن هم اوګورئ، شا تہ ئے څہ لیکلی دی؟ تاسو ډیلی 'ټائم' راواخلئ، تاسو دا خو پریږدئ چہ زمونږہ دی، تاسو بهرنی راواخلئ جی، پہ هغے کبنے تاسو د پینځو شپږو ورځو اخبارونہ خو لږ اوګورئ چہ څہ وائی، چہ هغہ څہ وائی لګیا دی؟ د دے ایوان نہ مونږہ دا څہ خبرہ کوؤ لګیا یو جی؟ زهٔ خو پہ دے نہ پوهیږم، نن جی تاسو ټولو د دے ملګرتیا اوکړہ، دا ټول ځی، نن چہ دا Delay شو، Message څہ ځی؟ سر، ما پہ دغہ باندے پوهہ کړئ چہ یو شے دے، زهٔ خالی سفارش کوم چہ تاسو مهربانی اوکړئ او دا اوپن دغہ کړئ۔ سر، زمونږہ ریکویسټ دا دے چہ دا کلہ هم پاس د دے ځائے نہ ځی نو پہ هغے کبنے بہ دا درانی صاحب کیدے شی چہ خپلہ ناست وی جی۔ دا بہ هم دوئ کبنینی، مسلم لیګ بہ کبنینی، پہ پاکستان کبنے چہ پہ نوم پارټی وی چہ پہ پارلیمنټ کبنے وی، هغہ بہ کبنینی، هغہ کہ پہ سینیټ کبنے وی او کہ پہ نیشنل اسمبلئ کبنے وی۔ 18th amendment کبنے تاسو اوګورئ څہ چل اوشو؟ جماعت اسلامی بائیکاټ کړے وو خو سینیټ کبنے

وو، هغوی په دیکښې یو اهم کردار ادا کړو جی۔ مونږه خو خالی سفارش کوؤ، د دے ایوان نه تاسو نن دا Message لیږئ دے ټولے میډیا ته۔ دا اخبارونه چه ډک دی، دا داسے نه ده جی چه مونږه اعتبار نه کوؤ خو بے اعتباری پیدا شوے ده جی او ډیره پیدا شوے ده۔ خپل اخبارونه هم اوګورئ، پردی اخبارونه هم اوګورئ۔ دا خو یو ښهٔ Effort دے او په دیکښې که Procedure دے، که په هغے کښې تاسو However لیکئ، که Unfortunate لیکئ، که However لیکئ، دا به تاسو ټول کوئ جی، لکه 18th ته اوګورئ، 19th ته اوګورئ او 20th amendment اوګورئ۔ په دیکښې جماعت اسلامی بائیکاټ کړے وو، په پارلیمنټ کښې نه دی، په سینیټ کښې وو، د هغوی هم رول وو او چه کومه پارټی مو وی، هغه به رول ادا کوی، بیا دا د هغوی کار دے او زمونږ د طرف نه دا یو Message دے۔ سر، تاسو ته ریکویسټ کومه، دے مشرانو ته ریکویسټ کومه چه دا پریږدئ او غلط Message لاړ نه شی چه نن په دے باندے خفه کیږی، اوس هم په دے ایوان کښے خبره اوشوه، اوس په دے ایوان کښے چه مونږه وایو، اپوزیشن لیډر صاحب خبره اوکړه چه دوئ له دا Proposer او Seconder چا راوستل خو څه خو شته کنه جی، دا اخبارونه هسے ډک دی جی دا مونږه چه دغه کوؤ؟ زما ریکویسټ دا دے جی، زهٔ به مشرانو ته هم ریکویسټ اوکړمه چه نن ئے اوکړئ جی، تاسو بیا هلته لاړ شئ چه کله راشی، په 21st amendment کښے چه ورسره څه کوئ؟ سر، تاسو د هاؤس نه تپوس اوکړئ جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House-----

جناب محمد جاوید عباسی: سپیکر صاحب!

سینیئر وزیر (بلدیات): سر! یو منټ جی۔

جناب سپیکر: بیا ډیر پرے لګیا دی جی، د ماښام مونځ قضاء کیږی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: نه تاسو Withdraw کوئ؟

(قطع کلامیاں/شور)

جناب سپیکر: نه نه، دا Resolution withdraw کوئ، Withdraw کوئ؟-----

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: نه، دا Motion, withdraw کوئ؟ هاں جی، جی بشیر بلور صاحب، د پیر صاحب د ریزولیوشن-----

سینئیر وزیر (بلدیات): میں ایک ریکویسٹ کرتا ہوں کہ سپیکر صاحب، ہمارے بھائی نے یہ جو قرارداد پیش کی ہے، ہم دو سو نہیں بلکہ ہزار پرسنٹ اس کے ساتھ متفق ہیں مگر چونکہ ہمارے اپوزیشن لیڈر اور ہمارے پارٹیوں کے کچھ پارلیمانی لیڈرز صاحبان اگر کہتے ہیں تو ٹھیک ہے، ہم اس الیکشن کے بعد اس کو دوبارہ پیش کردینگے (تالیاں) اور ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، ہم بات کرینگے اور بات چیت کرکے انشاء اللہ یہ کرینگے اور کوئی ایسی بات، ہم چاہتے ہیں کہ ہم بھائیوں کی طرح یہ اسمبلی چلائیں۔ میں ریکویسٹ کرتا ہوں اپنے بھائی سے کہ اس کو ہم الیکشن کے بعد لے آئینگے۔

جناب سپیکر: یہ اچھی بات ہے، Consensus سے بات کریں تو اچھی بات ہے۔ لیکن موور کیا کہتا ہے؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: موور-----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ایک منٹ، موور کیا کہتا ہے؟ آپ لوگ دوسروں کے معاملوں میں ذرا خاموشی سے ان کو بھی سنیں نا؟ ایک خالی آپ ممبران تو نہیں ہیں، وہ بھی ہیں-----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نہیں، ذرا ہاؤس کے Decorum کا بھی خیال رکھیں، کتنا موقع آپ کو دے رہا ہوں؟

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نہیں نہیں، ایک منٹ، موور کیا کہتا ہے، موور کیا کہتا ہے؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! (قہقہہ)

جناب سپیکر: ابھی اس کو Postpone کریں یا آگے بڑھائیں؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! زما ریکویسټ به دا وی چه اوس کښینئ چه هم اوس پکښے دغه اوکړو، زهٔ بالکل ورسره دغه کومه جی، دا سے به ورسره اوکړو۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> اودریږه چه موؤر څه وائی؟ خبره ختموؤ۔

<u>سینئیر وزیر(بلدیات):</u> سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر:</u> جی بشیر بلور صاحب۔

<u>سینئیر وزیر(بلدیات):</u> زهٔ ریکویسټ کوم چه مونږ په دے باندے ووټنګ کول نه غواړو او زهٔ دا ریکویسټ کوم چه دا د پینډنګ شی، مونږ به دا اوکړو بیا، خیر دے زهٔ ریکویسټ کوم چه مهربانی اوکړئ او تاسو دا پینډنګ کړئ، زهٔ ریکویسټ کوم، پینډنګ ئے کړئ۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> زهٔ خو به جی مشر ته-----

<u>جناب سپیکر:</u> ثاقب اللہ خان! ثاقب اللہ خان، اس کو پینڈنگ کریں؟

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> جناب سپیکر صاحب! بس دوئ وائی، مونږه خو-----

<u>Mr. Speaker</u>: It is pending.

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> دا سے چل دے۔ Sir, it is a very bad message that has been sent from this Assembly خو د مشر حکم دے، پینډنګ کوؤ به ئے جی، اوس د پینډنګ نه بغیر خو-----

<u>Mr. Speaker</u>: Pending, it is pending. Now honorable Law Minister Sahib, please; honorable Law Minister Sahib.

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ(وزیر قانون):</u> تھینک یو، جی۔ ایک موشن موو کرنی ہے-----

<u>جناب سپیکر:</u> مفتی صاحب! ہم نے بھی نماز پڑھنی ہے، ایک آپ نے نہیں پڑھنی ہے، نہیں نہیں، ہم اکٹھے جائینگے۔ جی۔

<u>وزیر قانون:</u> سر، کل کے الیکشن کے حوالے سے ایک موشن موو کرنی ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔

سینیٹ الیکشن کے انعقاد کیلئے اسمبلی چیمبر استعمال کرنے کی اجازت

<u>Minister for Law</u>: I beg to move that rule 245 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 may be relaxed and Assembly Chamber may

be allowed for conducting Senate Election 2012, on 2nd March 2012. Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that rule 245 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 may be relaxed and the Assembly Chamber may be allowed for conducting Senate Election, 2012, on 2nd March, 2012? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Assembly Chamber is allowed for conducting Senate Election on 2nd March, 2012. The sitting is adjourned till 04:30 pm of Saturday afternoon. Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز ہفتہ مورخہ 03 مارچ 2012ء بعد از دوپہر ساڑھے چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)